

سچ سے بڑھکر کوئی دہرم نہین

ہندو مذہب کی تائید

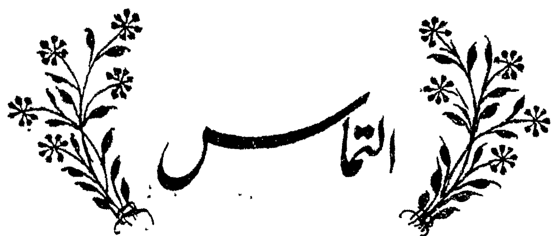
مشہور عالمہ و عارفہ مسز اینی بسنٹ صاحبہ کی کتاب INDEFENCEOFHINUISM کا
اردو ترجمہ عام فہم زبان مین مسٹر جے گوپال لال ۔ بی ۔ اے ۔ ال ۔ ال
بی نے عوام الناس کی رہنمائی کے لیے وقت عزیز صرف فرماکر
کیا اور مصارف برداشت کر کے چھپوایا ہے ۔ اس ترجمے کے
پڑھنے سے وہ غلط خیالات جو ہندو مذہب کی نسبت پھیل رہی ہین صفحۂ دل سے
محو ہو جائینگے اور فاضلہ ممدوحہ کا ہر ہندو جسکو ذرا بھی عقل ہے ممنون ہوگا

حکیم برہم کے اہتمام سے

مطبع حکیم برہم گورکھپور مین چھپی

حکیم برہم پرنٹر

بابو جے گوپال پبلیشر



یہ کتاب مشہور عارفہ مسز اینی بسنٹ کی کتاب (In Defence of Hinduism) کا ترجمہ ہے - اِس کتاب کا مقصد اُن نوجوانون کو راہ راست پر لانا ہے جو اپنے مذہب کو محض ڈھکوسلا اور گھر کی بُڑھیونکی کرتوت خیال کرتے ہین - اسمین ثابت کیا ہے کہ مذہب کوئی بیمعنی اور غیر ضروری چیز نہین ہے بلکہ اُسکے اصول اور مسائل قوانین قدرت کا حکم رکھتے ہین اور اُنکی پابندی اُسیقدر ضروری ہے جسقدر کہ قوانین قدرت کی - جس طرح قانون قدرت کی خلاف ورزی کرنیوالے نقصان اُٹھاتے ہین اُسی طرح مذہبی قوانین کی خلاف ورزی کرنیوالے بھی نقصان اُٹھاتے ہین - ہندو مذہب پر اکثر بے بنیاد اور اول جلول اعتراض کیے جاتے ہین - انکو سنکر ہندو نوجوان اپنے مذہب سے شرمندہ ہوتے ہین اور اُسکی وقعت اُنکے دلون مین

بالکل نہین رہتی - چونکہ اُنکو اپنے مذہب سے قطعی ناواقفیت ہوتی ہے اس لیے وہ اُن اعتراضات کو صحیح مان لیتے ہین - اس کتاب مین لائق مصنفہ نے بخوبی ثابت کردیا ہے کہ ہندو مذہب کے جملہ مسائل جن پر لوگ ہنستے ہین موجودہ سائنس سے صحیح ثابت ہورہے ہین - اس طرح پر ہندو نوجوانون کو اُنکے مذہب کے متعلق ضروری باتین بتائی گئی ہین تاکہ وہ اب اپنے مذہب سے شرمندہ نہون بلکہ وہ اُسکو صحیح اور مفید طریقہ زندگی کا سمجھ کے اُسکے عامل ہوجائین - چونکہ یہ کتاب انگریزی زبان مین تھی اس لیے اُسکی مفید روشنی عوام تک نہین پہونچ سکتی تھی - مگر یہ روشنی ایسی ہے جسکی ضرورت اسوقت ہر شخص کو ہے - اس لیے مین نے یہ ہمت کی کہ اسکا ترجمہ زبان اُردو مین کرون -

ترجمہ کرنے مین زبان کا کچھ خیال نہین کیا گیا ہے - صرف مفہوم کو ادا کرنے کی کوشش کی گئی ہے - لہذا ناظرین کی خدمت مین التماس ہے کہ غلطیون پر خیال نہ کرینگے اور منشاء کو سمجھ لین گے -

جے گوپال استھانا - بی - اے - ایل ایل - بی

گورکھپور

پہلا باب

مورت پوجن

ہر زمانے اور ہر قوم مین خواہ وہ وحشی ہو خواہ اعلی درجہ کی شایستہ مذہبی پرستش کے وقت مورتون کا استعمال ہوتا آیا ہے تمام شایستہ قومین انکو دھیان مین مدد دینے کے واسطے استعمال کرتی آئی ہین۔ لیکن کہین تو مقامی اسباب کی وجہ سے اور کہین عارضی اسباب کے باعث معدودے چند نے مورتون کے استعمال کو ترک کردیا ہے اگرچہ یہ ترک محض ظاہری ہے۔ در اصل مورتون کا استعمال ترک نہین ہوا ہے۔ مثلاً تقریباً تین سو پچاس برس کا زمانہ ہوتا ہے کہ عیسائیون کے پراٹسٹینٹ فرقے کے ایک جزو نے مورتون کا استعمال چھوڑ دیا۔ اسکی وجہ ہوئی کہ اس فرقے مین مورت پوجن کے متعلق بہت سی بداعتقادیان پھیل گئی تھین جنکے دور کرنے کے واسطے انھون نے انکی پرستش

ترک کردی۔

اسی طرح یہودیون نے اپنے گرد کی قومون مین جاہلانہ بت پرستی کے خراب نتائج کو دیکھ کر مورتون کا استعمال چھوڑ دیا۔ حضرت محمد علیہ السلام نے جب دیکھا کہ اُنکی قوم تاریک بت پرستی مین ڈوبی ہوئی ہے تو اُنھون نے اپنے پیرووں کو ایسی بُت پرستی سے باز رکھنے کے لیے یہ تعلیم دی کہ وہ مورتین نہ استعمال کرین۔

یہی حال ہندوستان مین بھی ہوا۔ جب یہان بھی مورت پوجن بد اعتقادیون کے جال مین پھنس گئی تو اُسکے خلاف کئی ایک فرقے مثلاً سکھ آریہ سماج۔ و برہمو سماج پیدا ہو گئے۔ جنھون نے مورتون کے استعمال کی قطعی ممانعت کر دی۔

لیکن انسان کی طبیعت ایسی واقع ہوئی ہے کہ اُسکو پوجا کرنیکے واسطے کسی نہ کسی شکل یا تصویر کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسکا ثبوت یون ملتا ہے کہ مورتون کے استعمال کو چھوڑ دینے پر بھی یہودی کشتی (نوح) کو اہل اسلام کعبہ کو اور سکھ گرنتھ صاحب کو پوجتے ہین۔ اور جن فرقون مین کوئی مادی بت نہین پوجا جاتا ہے وہ بجائے اُسکے کوئی خیالی تصویر پوجتے ہین

جب ہم دیکھتے ہین کہ پرستش کے وقت مورت استعمال کرنے کا طریقہ عام طور سے رائج ہے اور باوجود اس کوشش کے کہ وہ ترک کر دیا جاوے وہ کسی نہ کسی شکل مین قائم رہتا ہے تو اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ ضرور کسی ایسی حقیقت پر مبنی ہی جو قدرت مین موجود ہی پس ہمکو چاہیے کہ اسکو پورے طور پر سمجھین اور اگر کچھ نقائص پیدا ہو گئے ہین تو انکے دور کرنے کے تدابیر اختیار کرین۔ کیونکہ جب اُسکی بنیاد کسی ایسے واقع پر ہے جو قدرت مین موجود ہے تو اُسکو جڑ سے اکھاڑنا ناممکن ہے۔ اگر اُسکی ایک شکل توڑ دیجائیگی تو وہ دوسری شکل اختیار کریگا۔

اب ہمکو دیکھنا چاہیے کہ قدرت مین وہ کونسی بات ہے جس سے انسان کی طبیعت مین رجحان پیدا ہوتا ہے کہ وہ پرستش کے وقت کوئی مورت یا شکل استعمال کرے۔ بات یہ ہے کہ انسان اپنی محدود طاقتون سے غیر محدود پرم آتما یعنی لا متناہی کو نہین سمجھ سکتا ہے اگر اس وجود لا متناہی کو بیان کرنے کی کوشش کیجاے تو صرف یہی کہا جا سکتا ہے کہ اُسمین فلان صفت نہین ہی اُسمین فلان صفت نہین ہی۔ نرگن برہم (برہم بلا اوصاف) نہ کسی کے خیال مین آسکتا ہی اور نہ کوئی اُسکی بھگتی کر سکتا ہے اور نہ کوئی اسکی پوجا کر سکتا ہے۔ سگن برہم (برہم با اوصاف) یعنی ایشور کو انسان خیال مین بھی لا سکتا ہے اُسکی بھگتی بھی

کر سکتا ہی۔ اور اُسکی پوجا بھی کر سکتا ہے۔ اُسکے اوصاف کے ذریعہ سے ہم اُس تک پہونچ سکتے ہین اُسکو محسوس کر سکتے ہین۔ اُس تک پہونچنے کی ہم خواہش کر سکتے ہین اُسکے قدمون پر ہم اپنے دل کو ڈال سکتے ہین۔

اب یہ دیکھنا چاہیے کہ مورت کیا چیز ہے۔ مورت ایک ایسی شکل ہوتی ہے جس مین مختلف علامات کے ذریعہ سے ایشور کے اوصاف دکھاے جاتے ہین مثال کے لیے وشنو بھگوان کی مورت کو دیکھیے وہ نیلے رنگ کی ہوتی ہے جو آسمان کا رنگ ہے اُسمین چار بازو ہوتے ہین جو ہر چہار سمت کی علامت ہین ایک ہاتھ مین سنکھ ہوتا ہے یہ پیدا کرنیوالی آواز کی علامت ہے ایک ہاتھ مین گدا ہوتا ہے جو بادشاہی کی علامت ہے۔ چکر طاقت کی علامت ہے اور کنول روح اور مادے کو ظاہر کرتا ہے اِس قسم کی شکلین کائنات کے اعلے طبقون مین پائی جاتی ہین اور جن بزرگون نے ان شکلون کو وہان دیکھا ہے وہ اُنکی تصویرین اس دنیا مین انسان کو ایشوری طاقتین اور اوصاف دکھانے کے واسطے بناتے ہین۔ وشنو بھگوان کی جو مورت ہم دیکھتے ہین گویا وہ ایشور کی طاقتون اور اوصاف کی مورت ہے اسی طرح بعض مورتین ایشور کی اُس حالت کی ہوتی ہین جب وہ انسانی شکل مین ظاہر ہوتا ہے مثلاً سری

رامچندر جی اور سری کرشن جی کی مورت - ایک اور قسم کی بھی مورتین ہوتی ہین - یہ مورتین ایسے بزرگون کی ہوتی ہین جو دیوتا یا دیوی کے نام سے مشہور ہین مثلاً گنیش جی و درگا و لکشمی کی مورت لیکن ہر حالت مین مورت کی پوجا اِس خیال سے کیجاتی ہے کہ وہ ایشور کا مظہر ہے اور یہ کہ وہ خاص شکل ایشور کو اِس طرح پر ظاہر کرتی ہے کہ پوجا کرنے والے کا دل اُسکی طرف کھینچتا ہے -

قدرت کی دوسری بات جس پر مورت پوجن کی بنیاد ہے یہ ہے کہ تمام جگہ ایک ہی جان (روح) ہے اور وہ جان ایشور ہے وہ ہر جگہ ہے اور ہر چیز مین ہے پس اُسکی پوجا ہر جگہ ہو سکتی ہے - ایک درخت ایک پتھر ایشور کا مادی قائم مقام مانا جا سکتا ہے کیونکہ اُسکے اندر جو جان ہے وہ ایشور ہی ہے - جو شخص درخت یا پتھر کو بحیثیت درخت یا پتھر کے پوجتا ہے وہ جاہل ہے لیکن جو درخت یا پتھر کے اندر والے ایشور کو پوجتا ہے اُسکا پوجن ٹھیک ہے وہ مورت پوجا خراب ہے جو بجاے اندرونی جان کے ظاہر شکل کو پوجتی ہے لیکن جہان ایسی پوجا ہوتی ہے کہ ایشور سب جگہ ہے اور اُسکی پوجا ہر چیز مین ہونی چاہیے یہی مورت پوجن ٹھیک ہے - جب ہم ایشور کی پوجا کرتے ہین یا اُسکا دھیان کرتے ہین - تو ہم اپنے دماغ مین اُسکی ایک خیالی تصویر قائم کرتے ہین یعنی ہم خیال کرتے ہین کہ

وہ ہمارا پیدا کرنے والا ہے ہمارا حاکم ہے ہمارا باپ ہے ہمارا محافظ ہے وہ انصاف ہے وہ طاقت ہے وہ محبت ہے۔ گویا ہم اُسکی ایک خیالی تصویر بناتے ہین جسکو خیالی مورت کہنا چاہیے

اور یہ صحیح ہے کہ بلا کسی قسم کی شکل کے نہ ہم اُسکی پوجا کر سکتے ہین اور نہ ہم اُسکا خیال کر سکتے ہین۔

اور اِس خیالی مورت کو کوئی ایشور نہین کہہ سکتا۔ لیکن یہ خیالی مورتین مٹی یا پتھر کی مورتون سے زیادہ خطرناک ہوتی ہین۔ کیونکہ ان مٹی یا پتھر کی مورتون کو کوئی ایشور نہین سمجھ سکتا۔ مگر اپنی خیالی مورتون کو اکثر لوگ ایشور سمجھنے لگتے ہین۔ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک جوگی اپنے مندر مین بیٹھا پوجا کر رہا تھا۔ وہان ایک پادری پہونچا۔ اُسنے جوگی سے پوچھا کہ آپ کیا کر رہے ہین۔ جوگی نے جواب دیا کہ ایشور کی پوجا کر رہا ہون۔ پادری نے کہا کہ آپ میرے ایشور کو کیون نہین پوجتے ہین۔ اِسپر جوگی نے کہا تو کیا بھائی دو ایشور ہین۔ پادری یہ سُنکر نہایت خفیف ہوا۔ اور وہان سے چلا گیا۔ یہ ایک معمولی واقعہ ہے لیکن اِس سے ایک بڑا سبق حاصل ہوتا ہے یعنی یہ کہ خیالی مورت کی حالتین انسان زیادہ تر یہ غلطی کر سکتا ہے۔ کہ وہ اُس تصویر کو ایشور ماننے لگتا ہے

اب یہ دیکھنا ہے کہ مورت سے کیا فائدہ ہے۔ دھیان کرنے مین۔
اُس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ اُسپر خیال جمایا جاتا ہے۔ ہونا یہ چاہیے کہ تھوڑی
دیر تک اسکی طرف غور سے دیکھتا رہے اسکے بعد آنکھ بند کرلے اور خیال مین
اُس مورت کی شکل بنا کر اُسپر دھیان جمائے۔ جیسے جیسے خیال (من) یکسو
ہوتا جائیگا ویسے ویسے ظاہری شکل غائب ہوجائیگی اور اُسکی اندرونی روح
(من) مین سما جائیگی اور طبیعت (چت) کو خوشی (آنند) حاصل ہوگی۔
دوسرا فائدہ مورت سے یہ ہوتا ہے کہ وہ ایک مقناطیسی مرکز کا کام
دیتی ہے۔ جن لوگون نے بہت زیادہ روحانی ترقی کی ہے وہ اپنی روحانی
قوت کے ذریعہ سے مورت مین اُس دیوتا کی مقناطیسی قوت کا اثر پیدا کر دیتے
ہین جسکی وہ مورت ہے اس مورت کے سامنے بیٹھ کر پوجا اور دھیان کرنے
مین۔ بہت آسانی ہوتی ہے۔ دیوتا کی پاک اور تسکین دینے والی مقناطیسی قوت
اُسکی مورت کے چارون طرف سورج کی کرنون کی طرح پھیل جاتی ہے جس سے
یہ فائدہ ہوتا ہے کہ تھوڑی کوشش مین خیال (من) ساکت اور یکسو ہوجاتا ہے
اُس دیوتا کا جو بھگت ہوتا ہے وہ مورت کے سامنے بیٹھکر پوجا اور دھیان کرتا ہے
اُس دیوتا کا خیال پوجا کرنے والے کی طرف رجوع ہوتا ہے اور اُسکے جواب مین

اپنی مورت کے ذریعہ سے لہرین بھیجتا ہے اس طرح پر وہ مقناطیسی اثر جو مورت کے ذریعہ سے قائم ہوا ہے برابر طاقت پکڑتا جاتا ہے۔ مورتون کی اس حالت کو وہ لوگ بخوبی سمجھ سکتے ہین۔ جنھون نے یورپ کے طریقون کے مطابق مقناطیسی قوت کے حالات کو پڑھا ہے اور وہی لوگ مشرق کے حکما کی دانائی کی داد دے سکتے ہین۔ کہ انھون نے جو مورتون کا استعمال جائز رکھا۔ یہ نہایت ہی سائنٹیفک اصول پر تھا۔ روحانی ترقی مین مدد دینے کے واسطے مورتون کا استعمال جائز رکھا گیا ہے وہ لوگ ناسمجھ اور کوتاہ اندیش ہین جو ان طریقون کو بیکار سمجھتے ہین اور چاہتے ہین کہ ایشور کو حاصل کرنے کے واسطے صرف ایک ہی طریقہ رکھا جاوے بھگتی کا راستہ (مارگ) ایسا ہے جو سب لوگون کو آسان معلوم ہوتا ہے اور اس راستہ کے چند مقامات پر مورتون کا استعمال ضروری پایا گیا ہے۔

دوسرا باب

دیو پوجن

اکثر لوگ بے سمجھے بوجھے یہ اعتراض کرتے ہین کہ ہندو مذہب مین بہت سے دیوتا پوجے جاتے ہین اسلیے وہ ادنیٰ درجے کا مذہب ہے لیکن تھوڑا غور کرنے پر یہ ظاہر ہو جائیگا کہ بجز اُن مذاہب کے جنمین مادی خیالات کا زور ہے اور سب مذاہب مین ٹھیک ہندو مذہب کی طرح بہت سے دیوتا پوجے جاتے ہین - یہ سچ ہے کہ صرف ایک ہی وجود ہی ایک ہی جان ہے جسمین تمام مخلوق ظہور پذیر ہے - ایک وجود مطلق ہے اور باقی سب اُس سے پیدا ہوے ہین اور اُسی پر منحصر ہین صرف وہی ایک قائم ہے جسکو برہم کہتے ہین اور جو دائم اور قائم ہے اِس لیے متبرک کتابون مین جس طرح انسان کی پیدائش کا ذکر کیا گیا ہے اُسی طرح دیوتاؤن کی پیدایش کا بھی ذکر ہے - دیوتاؤن کو بھی برہما نے پیدا کیا ہے وہ بھی قدرت مین اُسی طرح موجود ہین جس طرح انسان

موجود ہین اور جیسے انسانون کی موجودگی سے اُس وجود مطلق یا برہم کی وحدت ہین کوئی فرق نہین پڑتا۔ اسی طرح ان دیوتاؤن کی موجودگی سے بھی اُسکی وحدت ہین کوئی فرق نہین پڑ سکتا ہے۔

عالم ظہور ہین اُس وجود مطلق یا برہم کا اعلیٰ سے اعلیٰ ظہور سگن برہم یا ایشور ہے۔ وہی جہان کا مالک ہے اُسکو اس جہان کے واسطے تین طاقتون کی ضرورت ہے یعنی پیدا کرنے کی طاقت۔ قائم رکھنے کی طاقت اور معدوم کرنے کی طاقت۔ اِس لیے وہ اپنے آپ کو تین شکلون ہین ظاہر کرتا ہے جسکو ترموری کہتے ہین۔ اُسکے پیدا کرنے والی شکل سے دیوتا پیدا ہوتے ہین جو پیدا ہونے کے بعد اُسکے ایجنٹ یا کارکن ہوتے ہین۔ یعنی وہ کائنات ہین پیدا کرنے اور قائم رکھنے اور معدوم کرنے کا کام کرتے ہین۔ یہ دیوتا مختلف درجون کے ہوتے ہین۔ عالم ظاہر کے متعلق جو گروہ دیوتاؤن کا ہے۔ اُسمین سات درجے کے دیوتا ہین۔ ہر ایک درجے کا ایک حکمران دیوتا ہے۔ منجملہ ان حکمران دیوتاؤن کے فی الحال صرف پانچ ظاہر ہوتے ہین۔ اُنکے نام اندر[1]۔ وایو[2]۔ اگنی[3]۔ ورن[4]۔ اور کبیر[5] ہین۔ یہ نام کسی خاص دیوتا کے نہین ہین۔ بلکہ عہدون کے نام ہین۔ مثلاً جو دیوتا اندر دیو کے عہدے کا کام کرتا ہے وہ اندر کے

نام سے پکارا جاتا ہے اسی طرح پر گو اکاش کے کئی ایک حکمران ہوئے ہین
لیکن وہ سب صرف اندر ہی کے نام سے مشہور ہین۔

(ناظرین کو مہا بھارت کا وہ ذکر یاد ہوگا جہان لکھا ہے کہ ایک مرتبہ
پانچ اندر ایک ساتھ مہا دیو جی کے سامنے آئے اُسمین سے ایک تو حکمران
تھے۔ باقی وہ تھے جنکا عہد حکومت ختم ہو چکا تھا۔)

ان حکمران دیوتاؤن کی ماتحتی مین بیشمار دیوتا مختلف درجون کے ہین
جو تمام جہان مین پھرتے ہین اور ایشور کی مرضی کے مطابق جہان کا کام
کر رہے ہین اُنکے بعد اُن سے کم درجہ کے دیوتا ہین جنکے تعلق ایک ایک
دنیا کا کام ہے پھر انسے کم درجہ کے بھی دیوتا ہین جنکے تعلق ایک ایک ملک
ہی۔ بہت سے ایسے بھی ہین جنکے تعلق ایک ایک ضلع ہے۔ یہ جہان
کوئی بے معنی اور بے سلسلہ چیز نہین ہے۔ یہان ایسا نہین ہے کہ ایک
طرف تو سلسلہ وار درجہ بدرجہ مخلوق جمادات نباتات حیوانات اور انسان
پائے جائین اسکے بعد بیچ مین ایک خالی میدان دکھلائی پڑے اور دوسری
جانب وجود مطلق یا برہم ظاہر ہو بلکہ یہان نباتات سے لیکر وجود متعلق
تک ایک سلسلہ چلا گیا ہے جو کہین پر شکست نہین ہوتا ہے بہ ظاہر جو لوگ انسان

اور ذات واحد کے بیچ مین جو خالی میدان دیکھتے ہین وہ ان دیوتاؤن کے سلسلے سے بھرا ہوا ہے اور اس طرح پر سلسلہ کہین شکست نہین ہوتا ہے ان مختلف درجون کے دیوتاؤن کو جو انسان اور ایشور کے بیچ والے میدان مین پائے جاتے ہین ہر مذہب نے مانا ہے - گو مختلف مذہبون مین اُنکے مختلف نام رکھے گئے ہین لیکن اُنکے کام ہر مذہب مین یکسان بنائے گئے ہین - بودھ اور ہندو اُنکو دیوتا کہتے ہین - پارسی - عیسائی اور مسلمان اُنکو فرشتہ کہتے ہین - نام مین فرق ہونا کوئی بات نہین ہے - اُنکا وجود ہر مذہب نے مانا ہے مشہور مصنف جان بنین John Bunyan نے جو عیسائی مذہب کے پراٹسٹنٹ فرقے کا تھا فرشتون کو اپنی کتاب مین چمکنے والی شکلین لکھا ہے - ہندو اُنکو دیوتا کہتے ہین اور دیوتا کے معنی بھی چمکنے والی شکل کے ہین - معلوم ایسا ہوتا ہے کہ غالباً مشہور مصنف نے اُنکو اپنی آنکھ سے دیکھا تھا - اِس سے اُنکا یہ نام رکھا تاکہ اُس سے اُنکی شکل کا قیاس ہو سکے -

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا دیوتاؤن کی پوجا کرنی چاہیے - ہان - ضرور کرنی چاہیے - تھوڑی دیر کے واسطے ہم دیوتاؤن کی پوجا کو چھوڑ دیجیے اُن دیوتاؤن کا خیال کیجیے جنکا تعلق عالم ظاہر سے ہے - خاصکر اُنکا جو انسان کی

ترقی مین مدد دیتے ہین کسان کو اچھی فصل پیدا کرنے کے لیے علاوہ ذاتی محنت کے پانی اور دھوپ کی بھی ضرورت ہے یہ چیزین اُسکے قابو کی نہین ہین۔ پس اس معاملہ مین وہ اُن دیوتاؤن کی مدد اور برکت کا خواستگار ہوگا جن کے اہتمام مین پانی کا برسانا اور دھوپ کا کرنا ہے اگر اپنے سے زیادہ ہوشیار اور تجربہ کار کسانون سے صلاح و مشورہ کرنے مین وہ کوئی گناہ نہین کرتا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ دیوتاؤن سے مدد مانگنے مین۔ وہ گنہگار سمجھا جاے۔ اُنکے علاوہ ایسے دیوتا ہین جنکا تعلق خاصکر انسان کی ترقی سے ہے جو وہ اس دنیا مین اور اُسکے بعد دنیاؤن مین کرتا ہے۔ مثلاً گنیش جی۔ سرستی دیوی وغیرہ وغیرہ۔ یہ دیوتا ہمیشہ اُس شخص کو جو اُنکی مدد چاہے مدد دینے کو تیار رہتے ہین۔ انکے علاوہ اور بہت سے دیوتا ہین لیکن یہ مختصر بیان کافی ہے۔

جس طرح انسان اپنے سے اعلیٰ درجہ کے انسان کی عزت کرتا ہے اور اُس سے اپنی ضرورتون کے واسطے مدد چاہتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ اسی طرح پر وہ دیوتاؤن کی جو جامہ انسانی مین نہین ہین لیکن انسان سے برتر درجہ کے ہین عزت کرے اور اُنکے سامنے اپنی ضرورتون کو پیش کرے۔ اگر کسی کو کوئی عرضی دینا ہو تو یہ ضروری نہین ہے کہ وہ اُسکو براہ راست شاہنشاہ

ہی کی خدمت مین پیش کرے - پہلے وہ عرضی حاکم ضلع کے یہان جو شاہنشاہ کا قائم مقام ہے پیش ہوتی ہے جس طرح بادشاہ کے قائم مقام کے یہان عرضی دینا داخل بغاوت یا سرکشی نہین ہے اُسی طرح دیوتاؤن کی جو ایشور کے قائم مقام ہین پوجا کرنا داخل گناہ یا بے ادبی نہین ہے - علاوہ برین عوام ایک ایسے حکمران کی جسکو وہ دیکھ نہین سکتے - کوئی شکل نہین قائم کرسکتے - جب انسان ترقی کرتا ہے تو وہ ایسے دیوتاؤن کی جنکا تعلق عالم ظاہر سے ہے پرستش چھوڑ دیتا ہے کیونکہ اُسوقت اُسکو تجربہ سے یقین ہوجاتا ہے کہ دیوتا تو اپنا کام خود ہی کرتے ہین اور جو کچھ وہ دیتے ہین اُسکو بخوشی قبول کرتا ہے - یہ ضرورت نہین ہے کہ کوئی اُن سے مانگے یا خواہش کرے - جب وہ کام کرین - جیسے لڑکا جب بڑا ہوجاتا ہے تو وہ اپنے باپ سے اپنی ضروریات کے واسطے تقاضا نہین کرتا ہے - اُسکو تو پورا بھروسا رہتا ہے کہ اُسکا باپ اُسکی سچی محبت کرتا ہے وہ خود اُسکے ضروریات کی فکر رکھے گا - اور اُسکو پورا کریگا - لیکن پوجا چھوڑنے پر وہ اُنکی عزت اُنکے مرتبہ کے لحاظ سے ویسی ہی کرتا رہتا ہے اور دنیا کے واسطے جو کام وہ کر رہے ہین اُسکے واسطے شکرگذاری کرتا ہے -

جن دیوتاؤن کے تعلق انسانی ترقی ہے - وہ چونکہ ہر قسم کی مدد دیتے ہین - دل کو روشن کرتے ہین اور ہمیشہ تعلیم دینے کے واسطے طیار رہتے ہین - اس لیے اُنکی پرستش بھی نہایت مناسب ہے - جو طالبعلم گنیش جی مہاراج یا سرستی دیوی سے دعا مانگتا ہے - اُسکا پڑھنا ان دیوتاؤن کی مدد سے آسان ہوجاتا ہے - اور سب لوگ ان مہربان بزرگون (دیوتاؤن) کی سنگت مین اور اُنکی کریمانہ مدد سے جو وہ کمزورون کے ساتھ کرتے ہین اپنی دوران زندگی کو نہایت عمدگی کے ساتھ گذار سکتے ہین - یہ دنیا ایسے مبارک مددگارون سے بھری ہوئی ہے - اُسمین کوئی شخص اکیلا اور بے مددگار نہین ہے - ہان جو شخص ارادتاً اپنے آپ کو بے یار و مددگار رکھنا چاہتا ہے اُسکے لیے تو کوئی چارہ نہین ہے - ورنہ اگر کسی انسان کو اُسکے بھائی بے یار و مددگار چھوڑ دین تو وہ دیوتاؤن کو اپنا دوست بنا سکتا ہے جو اُسکو ہر طرح سے مدد اور تسلی دینے کے واسطے طیار ہین -

پس ہندو نوجوانون کو اس اعتراض کی وجہ سے کہ ہندو مذہب مین بہت سے دیوتاؤن کی پرستش ہوتی ہے - اپنے مذہب سے جو عقل سلیم پر مبنی ہے نفرت نہین کرنا چاہیے - بلکہ اُنکو اس پر خوش ہونا چاہیے

کیونکہ اس قسم کی پرستش سے ہماری مدد کے واسطے یہ محبت کرنیوالے اور مہربان دیوتا ہاتھ بڑھائے رہتے ہین ۔ اور ہمکو ہر قسم کی تقویت رہتی ہے ۔

تیسرا باب

ترمورتی یا تثلیث

بجز اسلام کے دنیا کے اور سب مذاہب مین عام اس سے کہ وہ قدیم ہون یا جدید - یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ایشور اپنے آپ کو دنیا مین تین مختلف شکلون مین ظاہر کرتا ہے - یہ بڑا پرانا مسئلہ ہے - اور چونکہ عام طور سے اُسکو مانا گیا ہے - اِس لیے زیادہ ترقیاس اسکی صداقت کا ہوتا ہے یہودیون کے مذہب مین جو اسلام سے نزدیکی تعلق رکھتا ہے عام طور سے اِس ترمورتی یا تثلیث کے مسئلہ پر زور نہین دیا گیا ہے - کیونکہ اُس وقت کے حالات ایسے تھے جن کیوجہ سے وحدت کے مسئلہ پر زور دینے کی ضرورت تھی - لیکن اُس مذہب کی عالمانہ اور فلسفانہ کتابون مین تثلیث کے مسئلہ کی پورے طور سے تعلیم دی گئی ہے

ایشور کا جو تعلق دنیا کے ساتھ ہے اُس پر غور کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اُسکو اپنے آپ کو تین شکلون مین ظاہر کرنا ضروری ہے کوئی دنیا ایسی نہین ہے جو ہمیشہ سے ہو۔ ہر ایک دنیا کی ابتدا ہوتی ہے یعنی دنیا حادث ہے۔ دنیا پرش اور پراکرتی۔ یعنی روح اور مادے کے تعلقات کا عارضی انتظام ہے اور اُس عارضی انتظام کی ابتدا ہوتی ہے۔ اسکی ابتدا کرنے کے واسطے ایشور پیدا کرنے والے کی شکل مین ظاہر ہوتا ہے۔ اور ایسی شکل کو اختیار کرکے دنیا کو پیدا کرتا ہے دنیا اُن اجزا سے جو ہمیشہ سے موجود ہین پیدا کی جاتی ہے۔ پیدایش کے بعد ایک ایسی طاقت کی ضرورت ہے جو دنیا کو قائم رکھے۔ اِس غرض کے واسطے ایشور ایک دوسری شکل اختیار کرتا ہے۔ جسکے ذریعہ سے وہ دنیا کو قائم رکھتا ہے۔ دنیا مین نت نئی تبدیلیان ہوتی ہین لیکن ان ظاہری تبدیلیون کے باوجود ایشور اِس صورت کے ذریعہ سے اسکی اصلی حالت کو قائم رکھتا ہے۔ چونکہ دنیا ایک عارضی چیز ہے اسلیے وہ ہمیشہ قائم نہین رہ سکتی وہ پرانی ہو جاتی ہے اور کام کے لائق نہین رہتی۔ ایک وقت ایسا آتا ہے جب کہنگی کیوجہ سے اُسکے توڑنے کی

ضرورت ہوتی ہے۔ اسکے واسطے ایشور نیست کرنے والے کی شکل اختیار کرتا ہے۔ دنیا کے نیست ہوجانے کے بعد یہ تینون شکلین پھر ایک مین ملجاتی ہین۔ اور یہ زمانہ آرام کا ہوتا ہے۔ اِس طرح پر ایشور کے دن اور رات سلسلے وار ایک دوسرے کے بعد ظہور پذیر ہوتے ہین ــ

گو دراصل یہ تینون ایک ہین لیکن پیدا کرنے۔ قائم رکھنے اور نیست کرنے کے کام جدا جدا ہین۔ اِس لیے یہ تینون شکلین مختلف ہین اور انھین تینون شکلون کو ترموتی کہتے ہین۔ پیدا کرنے والی طاقت کو برہما کہتے ہین۔ اُنکی مورت مین چار چہرے بنائے جاتے ہین جسکا مطلب یہ ہے کہ وہ ہر چہار سمت کو دیکھتے ہین۔ اُنکے بیٹھنے کی جگہ کمل کا پھول ہے۔ جب شری کرشن مہاراج نے ارجن جی کو اپنا ورات روپ دکھایا تو اُسوقت ارجن جی نے برہما کو کمل کے آسن پر بیٹھے دیکھا ब्रह्माणमीश कमलासनस्थ کمل روح اور مادے یا آگ اور پانی کی علامت ہے۔ اِس لیے وہ برہما جی کے واسطے نہایت موزون نشستگاہ ہے۔ کیونکہ وہ روح اور مادے سے دنیا پیدا کرتے ہین۔

قائم رکھنے والی طاقت کا نام وشنو ہے - اسکا مطلب یہ ہے
کہ وشنو بھگوان ہر چیز مین سماکر اور ہر چیز مین موجود رہ کر دنیا کو قائم رکھتے
ہین - اُنکی مورت مین چار بازو بنائے جاتے ہین - جنکا یہ مطلب ہے
کہ وہ اپنے چارون بازو چارون سمت مین حفاظت کرنے کے واسطے
پھیلائے ہوے ہین --- دنیا مین جتنے اوتار ہوے ہین وہ سب وشنو
بھگوان ہی کے اوتار ہین - چونکہ اُنکا کام دنیا کی حفاظت کرنا ہی اِس
لیے جب دنیا مین گناہون کا زور ہوتا ہے ور اُسکی حالت ابتر ہونے لگتی
ہے تو وہ اِس ابتر حالت کو مٹاکر امن و امان قائم رکھنے کے لیے اوتارون
کی شکل مین پیدا ہوکر اپنی حفاظت کرنیوالی طاقتون کو ظاہر کرتے ہین -
نیست کرنیوالی طاقت کا نام شیو یا مہادیو ہے - اس نام کے معنی سُکھ
آرام اور خوشی کے ہین - چونکہ مہادیوجی شکلون کو مٹاکر اُنکے اندر کی
جانون کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہین - اِس لیے اُنکی شانتی سب مین
سما جاتی ہے - اور سب جانین آنند کی حالت مین ہو جاتی ہین - مہادیو
جی کا نام جو نیست کرنیوالا رکھا گیا ہے - یہ سخت معلوم ہوتا ہے - اگر
اُنکو آزاد کرنیوالا کہا جائے تو موزون ہوگا - کیونکہ وہ (جانون) کو تکلیف سے

آزاد کرکے انکو آرام (سانتی) دیتے ہین - مہادیوجی کی مورت جتی (فقیر) کی ہوتی ہے وہ شیر کی کھال اوڑھے رہتے ہین اور سانپ انکے جسم مین لپٹے رہتے ہین - انسان کا نفس امارہ مثل شیر کے ہے اسکا مارنا لازمی ہے پس شیر کی کھال اوڑھنے کا یہ مطلب ہے کہ نفس امارہ کو مار کر اسکو اپنے قابو مین کر لیا ہے - سانپ عقل کی علامت ہین اور انکو جسم مین لپیٹنے سے یہ مراد ہے کہ وہ بڑے عقیل ہین جتی کی مورت کا یہ مطلب ہے کہ دنیا کا کام صرف دنیا ہی کے واسطے کیا جاتا ہے وہ انسان کا اصلی مقصد نہین ہے -

عموماً وشنو بھگوان یا انکے اوتارون مثلاً سری رامچی یا سری کرشن جی کی پوجا کیجاتی ہے - اسکی وجہ یہ ہے کہ وشنو بھگوان ہی اس دنیا کے حاکم ہین وہی اسکو قائم رکھتے ہین - یہی مثل محبت بھرے باپ کے ہین جو اپنے لڑکون کی حفاظت کرتے ہین اور انکی ضرورتون کو ہمدردی کی نگاہ سے دیکھکر مدد دینے اور انکو طاقت پہونچانے کے واسطے طیار رہتے ہین - ظاہری دنیا مین اور انسانی زندگی مین جو کچھ عمدگی اور خوبصورتی پائی جاتی ہے - وہ انھین کے نور کا تھوڑا سا ظہور ہے - وہ ہی ہر

گھر مین اور ہر جگہ حفاظت کرنے والے ہین۔ لیکن جب انسان کا دل
دنیا سے ہٹنے لگتا ہے اور وہ زمانہ کی نیرنگیون اور دنیا کی راحت و
وخوشی اور رنج و غم کا تجربہ کرتے کرتے تھک جاتا ہے تو اُسکا دل
بجاے وشنو بھگوان کی لُبھانے والی اداؤن کے شیوجی کے سنجیدہ و رہیب
حسن مین زیادہ لگتا ہے اور وہ بجاے مور کے پرون اور بانسری کے
شیر کی کھال (باگھمبر) اور سانپ کو زیادہ پسند کرنے لگتا ہے۔ یعنی بجاے
اسکے کہ وہ دنیا کی دھوکہ دینے والی خوبصورت اور دلکش چیزون مین اپنا
دل لگاے۔ وہ اپنے نفس امارہ کو قابو مین کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
شیوجی جوگیون کے دیوتا ہین۔ یہ اُن لوگون کے دیوتا ہین جو وان
پرست اور سنیت آسرم مین ہین۔ اُنکے بھگتون کو شانتی ملتی ہے۔
ترموتی کا دھیان کرنے سے جو خیالات پیدا ہوتے ہین۔ اُن مین
سے چند یہ ہین۔ جو اوپر لکھے گئے ہین۔

چوتھا باب

شری کرشن بھگوان

یہ عموماً دیکھا گیا ہے کہ جسکے ساتھ زیادہ محبت کیجاتی ہے اُسکو زیادہ نفرت کی نگاہ سے بھی دیکھا جاتا ہے اِس مسئلہ کی نمایان مثال شری کرشن جی مہاراج ہین۔ جب آپ اوتار لیکر اس زمین پر رونق افروز ہوے اور اپنے لڑکپن و جوانی کے معجزے دکھانے لگے۔ اُس وقت آپکے والدین۔ گوپ اور گوپیان و پانڈوا نکو کیسی عزت بھری نگاہون سے دیکھتے تھے اور کس محبت کے ساتھ اُنکی پرستش کرتے تھے۔ لیکن اُسوقت کنس شِشپال اور دریودھن آپکو کس قدر نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اُسوقت سے آج تک ہندوستان مین کونسا ایسا نام ہے جسکو ہندوستان کے ہزارون بوڑھے اور بچے۔ مرد و عورتین اُسی قدر عزت اور محبت کے ساتھ لیتے ہین

جس طرح کرشن مہاراج کا لیتے ہین - مگر ساتھ ہی اسکے جب سے مذہب کا
اثر کم ہونے لگا ہے - اس پاک نام سے بڑھکر اور کسی نام کے ساتھ اسقدر
بے ادبی نہین ہوتی ہے -

مغرب کے سری کرشن مہاراج حضرت عیسی مسیح ہین جس زمانہ مین
وہ اس دنیا مین تشریف رکھتے تھے اُس وقت آپکی بھی زیادہ تر وہی حالت تھی
جو سری کرشن مہاراج کی تھی - آپکی مان اور آپکے مرید اور چند شریف اور کریم النفس
عورتین آپکی نہایت محبت کے ساتھ پرستش کرتی تھین لیکن جو لوگ قوم
مین سربرآوردہ تھے وہ آپکو اسقدر نفرت کے ساتھ دیکھتے تھے کہ انھون نے
بالآخر آپکو قتل کر ڈالا - اور اُس وقت سے ہزارہا آپکو جان سے زیادہ
عزیز مانتے ہین - اور بہت سے ایسے ہین جو آپکو نفرت سے یاد کرتے ہین
اور آپکا نام بُرے الفاظ کے ساتھ لیتے ہین -

ہنود اور ایرانیون کی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونون مشرقی
اور مغربی دینی اُستادون کے حالات مین بہت مشابہت ہے - یہ سچ ہے
کہ حضرت مسیح مشرقی تھے لیکن انکی تعلیم دین خاصکر مغربی ممالک مین پھیلی
آپ مغربی اقوام کو فائدہ پہونچانے کے واسطے مخصوص کیے گئے تھے -

کیونکہ مشرق مین کئی ایک دین کے معلم ہو چکے تھے۔ جنھون نے مشرق کے
لوگون کو وہی باتین سکھائین جو حضرت مسیح نے مغرب کے لوگون کو سکھائین
ہندوؤن کے یہان منوجی مہاراج ہوے۔ سری رامچندر مہاراج ہوے
سری کرشن مہاراج ہوے۔ اور بے شمار رشی ہوے۔ اُنھون نے
ہندوون کو اسقدر زیادہ باتین سکھائین کہ وہ ان سب پر عمل بھی نہین کر سکتے
تھے۔ اور ایسے عمدہ الفاظ مین اُن باتون کو بیان کیا ہے کہ پھر بعد کو کوئی دوسرا
اُستاد اُس سے اچھا نہ بیان کر سکا۔ چینیون کے یہان مشہور مرشد
لاوزی Lao Tze ہو چکا تھا جو اپنی گہری عقل اور تمام مخلوقات کے
ساتھ رحمدلی کا برتاو کرنے کے واسطے مشہور ہے۔ چینی۔ جاپانیون۔
سیام والون۔ برہما والون۔ سیلون والون اور تبت والون کے ساتھ بودھ
بھگوان کے فیض تعلیم کا فائدہ اُٹھا چکے تھے اور اُنکو اب کسی دوسرے
روحانی ہادی کی ضرورت نہ تھی۔ فارس والون کے یہان حضرت زرتشت
جو آگ کے لڑکے تھے ہو چکے تھے۔ اب اُنکو کسی دوسرے روشنی
پہونچانے والے کی ضرورت باقی نہین رہ گئی تھی۔ لیکن مغرب کی
نوجوان دنیا مین ابھی تک کوئی اُستاد کامل نہین ہوا تھا۔ وہان دین الہی کے

ایک اُستاد کی ضرورت تھی - اِس لیے وہان حضرت مسیح علیہ السلام
بھیجے گئے -

ان بڑے اور پاک اُستادون کے پیروون کو چاہیے کہ وہ آپس مین
ایک دوسرے کے ساتھ ویسا ہی محبت اور پیار کا برتاو رکھین - جیسا کہ
حقیقی بھائیون مین ہوتا ہے - کیونکہ خود اُنکے اُستاد آپس مین ایسا ہی
برتاو رکھتے تھے - لیکن افسوس ہے کہ جب تک نسانی محبت پر روحانی
اثر پورے طور سے نہین پڑتا ہے اُسوقت تک اُسمین حسد کا مادہ بہت
رہتا ہے اور وہ اپنی محبت کی چیز کو سب سے اعلی اور فائق سمجھتے ہین
اور یہ بھی چاہتے ہین کہ کوئی دوسرا اُس تک نہ پہونچ سکے - سری کرشن
مہاراج کے پوجنے والے دوسرے لوگون کو نہایت حقارت کے ساتھ
دیکھتے ہین اور اُنکو ملیچھ کہتے ہین - بودھ بھگوان کے پوجنے والے
کہتے ہین کہ سنگ سے جو لوگ باہر ہین اُنمین کوئی شخص مغفرت (موکش)
نہین پا سکتا - اور حضرت محمد علیہ السلام کے پیرو اور لوگون کو کافر کہتے
ہین - اسی طرح پر مختلف مذاہب کے پیرو ایک دوسرے کو کھانے کے
واسطے طیار ہین اور ایک دوسرے کو گالی دیکر اُنکے دلون کو زخمی کرتے ہین اور

چونکہ ہندو مذہب عمر مین سب سے بڑا ہے اس لیے اُسکو عمدہ مثال قائم کرنا چاہیے۔ تاکہ جو مذہب اُس سے چھوٹے ہین وہ اُسکی تقلید کرین۔ پس ہر ہندو لڑکے کو چاہیے کہ وہ کبھی کسی دوسرے مذہب یا فرقے کے آدمی کے واسطے تحقیر آمیز الفاظ نہ استعمال کرے۔ انسان کی عظمت اسی مین ہے کہ اُسکی محبت کا دائرہ بہت وسیع ہو۔ نہ کہ اسمین کہ وہ غرور کی اونچی کرسی پر بیٹھے۔

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ شری کرشن مہاراج اور حضرت مسیح کے سوانح عمریون سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنکی بہت سی باتین مشابہ ہین۔ اسکی وجہ ہے۔ ایسی پاک روحون کی زندگی مثل معمولی آدمیون کے نہین ہوتی ہے۔ اُنکی زندگی کے زمانہ مین جو واقعات ظہور پذیر ہوتے ہین۔ وہ ایسے ہوتے ہین جو ہر زمانہ مین اور ہر ملک مین واقع ہوتے ہین۔ اور عقلمند لوگ اُن کی سوانح عمریان لکھتے ہین تو وہ ان واقعات مین سے خاص خاص واقعات کا ذکر کرتے ہین۔ اور انکا ذکر کرتے وقت اُنکے تفصیلی حالات پر زیادہ زور نہین دیتے ہین۔ بلکہ زیادہ تر اس اصل اور سچائی کو دکھاتے ہین جسکی تعلیم ان واقعات کے ذریعے سے دی گئی ہے۔ اس امر پر خیال نہ کرنے کی

وجہ سے لامذہب اور جاہل لوگ جو بعد کو پیدا ہوتے ہین گڑبڑ مین پڑجاتے ہین اور اصلیت کو نہ سمجھکر ان پاک روحون کو انھین افعال کی وجہ سے جنکے ذریعہ سے اعلی درجہ کی تعلیم دی گئی ہے گالیان دیتے ہین۔ سری کرشن اور عیسیٰ مسیح دونون کو ایسے لوگون سے بہت گالیان ملی ہین۔

اب اُن باتون کا ذکر کیا جاتا ہے جو ان دونون پاک روحون کے سوانح عمری مین مشابہ ہین۔ دونون کی مائین اپنی پاک دامنی اور خدا پرستی کے واسطے مشہور ہین۔ دونون کے ساتھ اس وجہ سے کہ اُنکے ایسا لڑکا پیدا ہونیوالا ہے۔ بہت سختی اور برابر تاؤ کیا گیا لیکن اُنکی امداد اس مصیبت مین غیب سے ہوئی۔ دونون کی پیدائش کی پہلے سے پیشین گوئی ہو چکی تھی۔ اور جس ملک مین یہ پیدا ہونیوالے تھے وہان کے حکمران نے اُنکو جان سے مار ڈالنے کی کوشش کی لیکن ناکامیاب رہے۔ دونون لڑکپن ہی کے زمانہ سے نہایت عقیل تھے۔ دونون نے اعلی درجہ کی اخلاق کی تعلیم دی۔ دونون نے ایک ایک بظاہر مردہ شخص کو زندہ کیا۔ جو ایک بیوہ کا اکلوتا بیٹا تھا۔ دونون نے اور کئی ایک معجزے دکھلائے۔ مثلاً چند روٹی کے ٹکڑون سے ایک جم غفیر کو پیٹ بھر کھانا کھلا دیا۔ دونون نے بنی نوع انسان کے ساتھ

نہایت [illegible] ۔ دونون کی زندگی ظاہراً تکلیف و مصیبت مین
[illegible] موت کے بعد کامیابی کے ساتھ بہشت مین
داخل ہوے۔

اصلیت یہہ ہے کہ مقدس کتابون مین ان دونون سوانح عمریون کا خاکہ ایک ہی ہے۔ گو سری کرشن مہاراج حضرت مسیح سے بہت قبل ہوے تھے اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیے۔ جیسا کہ عام طور سے لوگ غلطی کرتے ہین کہ عیسائیون نے جو حال لکھا ہے ہندوون نے نقل کیا ہے۔ ان قدسی لوگون کی زندگی کے واقعات در اصل ایک ہی ہوتے ہین۔ اُسمین جو کچھ فرق ہوتا ہے وہ صرف اس ملک اور زمانہ کے ضروریات کے موافق ہوتا ہے۔ جسمین اور جہان وہ جسم لیتے ہین۔ لیکن وہ ایک دوسرے کی نقل نہین کرتے۔ اُنکا حال مثل اُن دو مصورون کے ہے۔ جو ایک ہی پہاڑ کی تصویر بناتے ہین تصویرین دونون یکسان ہوتی ہین لیکن وہ ایک دوسرے کی تصویر سے نقل نہین کرتے ہین۔ بلکہ ایک ہی پہاڑ کی تصویر ہونے کی وجہ سے دونون تصویرین یکسان ہوتی ہین۔

پانچوان باب

شری کرشن بھگوان

کرشن بھگوان پر ایک بہت بڑا حملہ کیا جاتا ہے کہ اُنکے تعلقات گوپیون کے ساتھ نہایت قابل اعتراض تھے اور اسوجہ سے اُنکی شان مین بہت سخت باتین کہی گئی ہین۔ اسکے جواب بہت ہین اُنمین سے بعض کا ذکر ذیل مین کیا جاتا ہے۔

جس زمانہ مین کرشن بھگوان اس زمین پر رونق افروز تھے۔ اُس وقت یہان اُنکے بہت سخت دشمن موجود تھے جو ان پر ہر قسم کے حملے کرتے تھے اور ہر قسم کے الزامات ان پر لگاتے تھے لیکن انمین سے کسی نے بھی اُنکی نسبت یہ الزام نہین لگایا کہ عورتون کے ساتھ اُنکے تعلقات ناجائز تھے یشپال کی مثال لیجیے وہ کیسا سخت دشمن کرشن بھگوان کا تھا

اُس نے کیسے کیسے سخت الزام انپر لگاے - اور کیسے کیسے اہانت آمیز کلمے اُنکی شان مین کہے لیکن اُسنے بھی اس قسم کا الزام انپر نہین لگایا ظاہر ہے یہ لوگ گوپیون کے ساتھ تعلقات مین درصل کوئی بات قابل اعتراض پاتے تو ضرور اسپر حملہ کرتے اور اُس کا بُرا اثر پڑتا - چونکہ اس قسم کا کوئی حملہ نہین کیا گیا ہے - اِس لیے بعض لوگ کہتے ہین کہ درصل راس لیلا کا واقعہ صحیح نہین ہے - بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے بعد کو محض خیالی طور سے اس واقعہ کو بھی شری کرشن بھگوان کے تذکرہ مین اضافہ کر دیا ہے یا ایسا بھی ممکن ہے کہ بھاگوت پوران کے لائق مصنف نے اس امر کو ظاہر کرنے کے لیے کہ شری کرشن بھگوان انسان کی روح کے عاشق ہین تشبیہاً اِس قصہ کو لکھدیا ہو اور اُسکے بعد کے زمانہ مین تاریخی واقعہ سمجھ لیا گیا بعض کا یہ خیال ہے - چونکہ گوپیان شری کرشن کی معشوق تھین اِسلیے وہ اپنے شوہرون پر اُنکو ترجیح دیتی تھین - کیونکہ وہی اُنکے مالک تھے لیکن اسپر یہ اعتراض عاید ہوتا ہے کہ اگر پرمیشور انسان کی شکل اختیار کرتے ہین تو اُن کا یہ منشا نہین ہوتا ہے کہ وہ اپنی مثال سے اُن اخلاقی قواعد کے خلاف ورزی کرین جنکی اصولاً اُنکی جانب سے تعلیم دی گئی ہے -

میری رسالے مین رہس لیلا کا واقعہ صحیح ہے لیکن اسپر کوئی اعتراض
نہین ہے - کیونکہ جن حالات مین رہس لیلا ہوئی وہ ہر شخص جانتا ہے اور
وہ ایسے ہین کہ جن سے کوئی اخلاقی اعتراض اُنکے خلاف نہین پیدا
ہوسکتا ہے - ہر شخص جانتا ہے کہ شری کرشن جی اُسوقت محض بچے
تھے - اُنکے ساتھ کوئی ناجائز تعلق نہین پیدا ہوسکتا تھا - بلکہ اُنکے ساتھ
اُسوقت کسی ایسے خیال کا منسوب کرنا ہی ایک طفلانہ حرکت ہے ایسا
اعتراض جڑا جاتا ہے کہ شری مدبھاگوت کی محبت اور جوش بھری عبارت سے
جذبۂ مباشرت کا پتہ چلتا ہے - لیکن اس سے کچھ نہین ثابت ہوتا - کیونکہ
عبارت تو مصنف کی لکھی ہوئی ہے - اور اگر رہس لیلا کے وہ دقیق معنی
جوکہ مین آگے چلکر بیان کرونگی - صحیح ہین - تو ہم سمجھ جائینگے کہ لکھنے والے
نے اُس نہائی محبت کو جسکا وہ بیان کرنا چاہتا تھا - بیان کرنے کے لیے
نہایت گرمجوشی کے الفاظ استعمال کیے ہین - ہر زمانہ اور ہر ملت کے
لوگون نے اُس تعلق کو جو لیلا کے ذریعہ سے ظاہر کیا جاتا ہے - بیان
کرنے مین - ایسے ہی الفاظ استعمال کیے ہین - اسکی ایک نمایان مثال ہے
جو بائبل مین ہے - اُسکی عبارت بھاگوت پران کی عبارت سے کہین

زیادہ جوش بھری ہے - اس زمانہ کے لوگ اعتراض کرینگے کہ اس قسم کی عبارت کا استعمال عقل کے خلاف ہے لیکن اس سے انکار نہین ہو سکتا کہ اس قسم کی عبارت ایسے موقعون پر ہمیشہ سے استعمال ہوتی آئی ہے اور کبھی اُس سے ناپاک خیالات ظاہر کرنے کا ارادہ نہین کیا گیا ہے -

ایک جواب یہ بھی ہے کہ لیلا کرہ زمین پر نہین ہوئی - کیونکہ یہ صاف طور سے بیان کیا گیا ہے کہ گوپ یہی سمجھتے تھے کہ اُنکی بیویان برابر اُنکے ساتھ رہتی تھین لیکن یہ جواب قابل اطمینان نہین ہے - کہا جاتا ہے کہ یہ شری کرشن کی "مایا" کا نتیجہ ہے جسکا مطلب دوسرے لفظون مین یہ ہے کہ گوپیان درصل شری کرشن کے پاس تھین اور اُنکے شوہر [illegible] کے اثر سے خیال کرتے تھے کہ اُنکی بیویان خود اُنھین کے پاس تھین -

صحیح جواب یہ ہے کہ شری کرشن بھگوان اوتار تھے - اُنھون نے اپنے زمانہ مین بہت بڑے امرون کی تعلیم بذریعہ اپنے اعمال کے دی منجملہ اسکے ایک اصول یہ بھی عملی طور سے سکھایا - کہ جیوآتما (روح انسانی) کو ایشور کا سچا اور پورا پریم یعنی (عشق) ہونا چاہیے - اور جو دنیاوی چیز

اِس پریم یا عشق مین تفرقہ ڈالنے والی ہو اُسکو ترک کردینا چاہیے انسانی تعلقات مین جسقدر محبت و عشق ہے وہ سب اُس پاک و اصلی محبت کے ذرائع ہین - جو جیو آتما کو ایشور کے ساتھ ہونا چاہیے - اگر وہ اصلی محبت کے راستہ مین رکاوٹ ثابت ہون تو اُنکا ترک کرنا مناسب ہے - عورت و مرد کی محبت کو ہمیشہ سے مانا گیا ہے کہ وہ جیو آتما اور ایشور کی محبت کے ادنی درجہ کی شکل ہے - جس طرح سے عورت اپنے نفس کو بھول کر اپنے آپ کو اپنے مرد کی خدمت مین محو کر دیتی ہے - اُسی طرح جیو آتما کو بھی اپنے آپ کو ایشور کی بھگتی مین محو کر دینا چاہیے - اس سبق کی تعلیم سری کرشن کو دینا تھی - اُنھون نے یہ تعلیم ایسے طریقہ مین دی کہ جس پر اعتراض نہو سکے یعنی اُنھون نے اپنے بچپن کے زمانہ مین یہ تعلیم دی اور ایسے لوگون کے ساتھ جو معمولی لوگ نہ تھے - بلکہ وہ بمنزلہ دیوتاؤن کے تھے - وہ لوگ پچھلے زمانہ مین سری کرشن کے بھگت تھے - اور اِس زمانہ مین وہ عورتون کی شکل مین اس غرض سے پیدا ہوے تھے کہ وہ اپنے مالک کے ساتھ سچی محبت کا برتاؤ کرین - گوپ اور گوپیان جو بھجن سری کرشن کی تعریف مین گاتے تھے - اُنسے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اُنکو ایشور کا اوتار

سمجھتے تھے۔ یہ پچھلے جنمون کے ایشور کے بھگت جواب گوپیونکی شکلون
مین پیدا ہوے تھے اپنے پیارے کرشن کو ڈھونڈھتے ہین۔ کرشن جی چھپ
جاتے ہین اور وہ محبت کے جوش مین تلاش کرتے ہین۔ اس واقعے سے
سری کرشن نے یہ تعلیم دی کہ جیو کو ایشور کی محبت حاضر۔ غائب۔ ہر حالت
مین کرنا چاہیے۔ اسکے بعد سری کرشن مہاراج پھر اپنا جلوہ دکھاتے ہین
اور ایک سے انیک ہوکر ہر دو گوپیون کے بیچ مین آکر کھڑے ہو جاتے ہین
یہ کیا ہے۔ اس سے یہ تعلیم دی گئی ہے۔ کہ جو جیو آتما ایشور کی سچی محبت
کرتی ہے۔ اسکے پاس وہ پورن سروپ سے آتے ہین۔ اور ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ ایشور پورن سروپ مین صرف اُسی کے واسطے موجود ہین۔
سری مدبھاگوت مین مذکورہ بالا واقعے کا ذکر ہے اور اگر اُسکے لکھنے والے
نے اُس نہایت مسرت اور وجد کی حالت کو جو جیو اور ایشور کے پورے
طور سے ملجانے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ بیان کرنے مین جوش
بھری عبارت استعمال کی تو اُسکو ہرگز یہ خیال نہین پیدا ہوا ہوگا کہ آیندہ چلکر
کسی زمانہ مین لوگ اس پاک اور متبرک لڑکے کو جو اپنے بہت سے بھگتون
سے ملنے کے واسطے ایک سے کئی ایک ہوگیا۔ اس قدر ذلیل

کرین گے کہ اُس کو زانی اور عیاش سمجھنے لگین گے۔

اگر اس واقعہ کو حرف بحرف صحیح سمجھا جاے تو اسکے کل امور پر لحاظ کرنا چاہیے۔ اسمین جو اصل ایکٹر ہے وہ پورا مرد نہین ہے بلکہ لڑکا ہی اور وہ بھی ایک معمولی لڑکا نہین بلکہ ایسا لڑکا ہے جو ایک سے کئی ایک ہو سکتا ہے اور بقیہ ایکٹر رشی لوگ ہین جنھون نے عورتون کی شکل مین جنم لیا ہے۔ وہ نفسانی خواہشات کے غلام نہین ہین۔ اب ان امور کو جو انسانی طاقت سے باہر ہین نظر انداز کرکے کل قصہ مین سے صرف یہ بات منتخب کر لینا کہ سری کرشن محض ایک معمولی شخص تھے اور وہ اپنے دوستون کی بیویون کو جو مثل معمولی عورتون کے تھین اُنکے گھرون سے نکال لاتے تھے۔ بڑی زیادتی ہے۔ یہ طرز تو صرف حملہ کرنیوالے کی ہونا چاہیے۔ لیکن جسکو انصاف کی نظر سے دیکھنا ہے اُسکو کل امور پر غور کرنا چاہیے۔ اِس قصہ کے ذریعہ سے سچی محبت کا اعلیٰ مسئلہ تشبیہاً کرہ زمین پر عملی طور سے دکھایا گیا ہے۔

دوسرا قصہ جس پر اعتراض کیا جاتا ہے یہ ہے کہ ایک مرتبہ گوپیان دریا مین ننگی نہاتی تھین۔ سری کرشن نے اُنکے کپڑے جو کنارے پر

رکھے تھے اُٹھا لیے اور اُنکو مجبور کیا کہ وہ ننگی پانی مین سے نکل آئین۔ اس قصہ سے تشبیہا وہ طریقہ ظاہر کیا گیا ہے۔ جس طریقہ مین جیوآتما ایشور کے حضور مین داخل ہوتی ہے علاوہ اسکے یہ بات اُسوقت کی بیان کیجاتی ہے جب شری بھگوان کی عمر پانچ سال کی تھی۔ اس عمر مین کسی قسم کا شہوت انگیز خیال آنا ہی نا ممکن ہے۔

قصہ مذکورہ بالا اُس بڑے اصول کی تمثیل ہے کہ ہر شخص کے زمانہ زندگی مین ایک وقت آتا ہے جب کہ وہ ایشور کو تلاش کرتا ہے اور اگر وہ ایشور کو پانا چاہتا ہے تو اُسکو چاہیے کہ وہ کل دنیاوی چیزون کو ترک کر دے۔ جیسا کہ عیسائی مذہب کے ایک رسیدہ بزرگ نے فرمایا ہے۔ ”ننگی روح یسوع کی پیروی کر سکتی ہے“۔ دنیا دار آدمی اس قصہ پر اُسی طرح اعتراض کریگا۔ جیسا کہ وہ ترک دنیا پر اعتراض کرتا ہے۔ لیکن جو لوگ تارک الدنیا ہونے کی خواہش کرتے ہین۔ وہ اس قصہ کی عمدگی کو محسوس کرین گے۔

انجیل مین تحریر ہے ”مادی انسان روحانیت کی باتون کو نہین سمجھتا ہے وہ اُسکو بیوقوفی کی باتین معلوم ہوتی ہین اور نہ وہ انکو جان سکتا ہے

کیونکہ وہ باتین روح کے ذریعہ سے جانی جاتی ہین "

اس مسئلہ کی تصدیق شری کرشن پر اتہام لگانے والون کی حالت مین ہوئی ہے - ان قصون مین جو روحانیت کا جزو ہے اُس کو لوگ بالکل نظرانداز کر دیتے ہین - اسی سے روحانی علم عوام کے واسطے ہمیشہ پوشیدہ علم (گیت ودیا) رہیگا - لیکن ساتھ ہی اُس کے چند سمجھنے والے بھی ہوا کرین گے -

چھٹا باب

شری کرشن بھگوان

ایک اور بھاری الزام سری کرشن پر یہ ہے کہ انھوں نے لوگوں کو غلط کام کرنے کی ہدایت کی۔ اور اس طرح پر انکو بجاے اخلاق سکھانے کے انکو بد اخلاق کر دیا۔ اس الزام کی تائید مین ایک واقعہ مہابھارت کا پیش کیا جاتا ہے۔ یہ وہ واقعہ ہے جب بدھشٹر جھوٹھ بولے تھے۔ اس واقعہ کے تفصیلی حالات حسب ذیل ہین۔

کروکشتر کے میدان مین چودہ روز سے سخت لڑائی ہو رہی تھی اور پندرھوین روز ارجن اور انکے گرو ڈرون مین مقابلہ ہو رہا تھا۔ دونون برابر لڑنے والے تھے اس لیے ایک کو دوسرے پر غلبہ نہین ہو رہا تھا۔ بالآخر مجبور ہو کر اس روز لڑائی ملتوی کر دی گئی۔ اسکے بعد شری کرشن نے

صلاح دی کہ کوئی شخص یہ غلط بیان کرے - کہ اشوت تھاما مارا گیا -
بات یہ ہے کہ اسوت تھاما ڈرون کے لڑکے کا نام تھا - اور خیال یہ تھا
کہ اگر ڈرون کو یہ یقین ہو جائیگا کہ اُسکا لڑکا مارا گیا تو وہ لڑائی بند کردیگا
ارجن نے جو شری کرشن کا خاص اور مقبول چیلا تھا - اس طرح جھوٹ
بول کر فتح حاصل کرنا پسند نہین کیا - گو دشمن کے مقابلہ مین اس طرح کی
چال چلنا اصول جنگ کے مطابق جائز ہے لیکن ارجن نے ایسی کامیابی کو
خلاف شان سمجھا - بھیم اس خیال کے نہین تھے - اُنھون نے اشوت تھاما
نامی ایک ہاتھی مار ڈالا - اور ڈرون سے چلا کر کہا کہ اشوت تھاما مارا گیا -
لفظی رعایت سے یہ بیان صحیح تھا لیکن واقعہ کے لحاظ سے غلط تھا -
یہ سنکر ڈرون کچھ عرصہ تک تو پریشان رہا - لیکن بعد کو اُسنے کہا کہ مین اس
خبر کو اُسیوقت صحیح مانون گا جب بدھشٹر اسکی تصدیق کرین کیونکہ یقین
تھا کہ بدھشٹر کو اگر تینون لوک کی بادشاہت دیجاے تو بھی وہ جھوٹھ نہین بولینگے
لیکن بدھشٹر کو جھوٹھ بولنے مین تامل تھا - اور حالت یہ تھی کہ پندرہ روز سے
خوب گھمسان لڑائی ہو رہی تھی - ڈرون کو کوئی مغلوب نہین کر سکتا تھا - اور
پانڈون کی فوج رفتہ رفتہ کم ہو رہی تھی - بدھشٹر پس و پیش کی حالت مین تھے

اُسوقت شری کرشن نے جو اُنکے نزدیک کھڑے تھے صلاح دی - کہ
اسوت تھاما مارا گیا ہے - کہدیا جائے - بدہشٹر نے اس صلاح کی پناہ لیکر
کہدیا کہ اسوت تھاما مارا گیا - اور دھیمی آواز سے اس فقرے کے بعد
ہاتھی کا لفظ بھی اضافہ کردیا - یہ ذلیل حرکت تھی یعنی اس سے لفظون کے
اعتبار سے صحت کو قائم رکھکر ایک صریحی جھوٹ کا فائدہ اُٹھایا گیا - واقعہ
مذکورۂ بالا سے ظاہر ہوتا ہے کہ شری کرشن نے جھوٹھ بولنے کی صلاح
دی اور منجملہ دیگر واقعات کے یہ واقعہ اس غرض سے پیش کیا جاتا ہے کہ
اس قسم کے واقعات کی بنا پر سری کرشن پر مذکورہ بالا اتہام لگایا جاتا ہے
اس کا جواب یہ ہے کہ ایشور اس قسم کی آزمائشون کے ذریعہ سے جانچتا
ہے - کہ آیا وہ لوگ جو درجۂ کمال کے قریب پہونچ گئے ہین لیکن جنمین
تھوڑی تھوڑی انسانی کمزوری باقی ہے - نیکی کی راہ مین ثابت قدم
ہین یا نہین - ایسے بزرگون کے ذریعہ سے جنکی ہدایت کے وہ لوگ
امیدوار رہتے ہین - ایشور جانچتا ہے کہ ان لوگون کی راستبازی مین
کہان تک اصلیت ہے - وہ اصول کے کہان تک پابند ہین نیکی کی
راہ مین کہان تک ثابت قدم ہین - اور اصلیت ما ورغیر اصلیت مین کہان تک

صحت کے ساتھ تمیز کر سکتے ہین۔ ایشور جو عموماً اورون کے ذریعہ سے
کرتا ہے وہ اُسنے خود شری کرشن کا اوتار ہوکر کیا۔ اُسنے تینون پانڈوونکی
جو اُسکے پیارے بھگت تھے آزمایش کی لیکن صرف ارجن امتحان مین پکا
نکلا۔ وہ سچ پر قائم رہا۔ بدہشٹر کی اندرونی کمزوری آزمایش کے وقت
ظاہر ہوگئی۔ اور اُنکو اسکی وجہ سے تکلیف اُٹھانا پڑی۔ لیکن اس تکلیف
نے اس کمزوری کو دور کر دیا۔ اور پھر جب زندگی کے ختم پر اُنکو پھر اسی
قسم کا موقع پیش آیا یعنی جب ایک دیوتا نے اُن سے کہا کہ وہ ایک
کتے کو جو اُنکی پناہ مین آیا تھا اپنی پناہ سے باہر کر دین۔ اُنھون نے جواب
دیا کہ اگر دغابازی سے بہشت بھی ملے تو بھی اس قسم کا کام نہین کرون گا۔
اس طرح پر ایشور ہماری محبت سے آزمایش کرتا ہے تاکہ ہم درجہ کمال
کو پھونچ جائین۔ اور راستی پر ثابت قدم ہو جائین۔ سری رامچندر کے باپ نے
حکم دیا کہ وہ راج چھوڑ کر جنگل کو جائین۔ سری رامچندر جی اس راج پانے
کے مستحق تھے۔ اُنکے گرو نے اُنکے باپ کے حکم کے خلاف حکم دیا کہ
کہ وہ اپنے جائز حق کو لین۔ اور سلطنت کرین۔ لیکن اُنھون نے انکار کیا۔
پھر اُنھین گرو نے بھرتھ کو حکم دیا۔ کہ وہ راج کرین۔ اُنھون نے بھی انکار

کیا - ان سب واقعات کا ماحصل یہہ ہے کہ ایشور نے سری رامچندر اور
اور بھرت کی عملی مثال کے ذریعہ سے اور سری کرشن کے زبانی مشورہ کے
ذریعہ سے اس امر کی تعلیم دی کہ انسان کو ہمیشہ سچائی کی راہ پر چلنا چاہیے
اور خواہ کیسا ہی بزرگ کیون نہو اگر وہ اُس راہ کے خلاف چلنے کا حکم
دے - تو اُسپر عمل نہ کرے ایشور انسان کو تعلیم دینے اور اُسکو درجۂ کمال تک
پہونچانے کے واسطے بغیر ضانہ اس قسم کی آزمائشین کرتا ہے اور اُسی
خیال سے کرشن بھگوان نے بھی یدہسٹر کی آزمایش کی -

عام لوگ زیادہ تر الفاظ اور ظاہری باتون پر جاتے ہین اور اسیوجہ
سے وہ غلط رائے قائم کرتے ہین - اصلیت یہ ہے کہ صرف مقبول
لوگون کی خاص آزمائشین ہی نہین بلکہ عام لوگون کی آزمائشین اور
امتحانات بھی ایشور کی مرضی اور ہدایت سے ہوتے ہین - وہ ان
سب کا باعث ہوتا ہے - اُس کا منشا یہ ہوتا ہے کہ ہم لوگ ترقی کرین
سری کرشن کا خیال کرتے وقت ہمکو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ ایشور تھے
اُنھون نے انسانی شکل اختیار کی تھی - اُنکے بہت سے کام ایشور کے
کام تھے نہ کہ انسانی کام - اُنکے کامون کی بابت رائے قائم کرنے مین

ہم لوگ ہی غلطی کرتے ہین۔ اُنکے کارنامون سے پتا چلتا ہے کہ ہم
لوگون مین جو کمزوریان اور دنیاوی چیزون کی محبت ہے۔ وہ سب
انھین کی پیدا کی ہوئی ہے اور وہ ہمارے فائدے کے واسطے ہین۔
بائبل مین بھی بالکل ایسی ہی تعلیم دی گئی ہے۔ ذکر ہے کہ خدا کے
پاس ایک جھوٹھ بولنے والی روح نے آکر یہ درخواست کی کہ وہ ایک
بادشاہ کو فریب دینے کے واسطے جانے کو طیار ہے۔ خدا نے اُسکو
حکم دیا کہ وہ جا کر بادشاہ کو فریب دے۔"

(گنگرا باب ۲۲ حصہ ۱۹ و ۲۰) شری کرشن کے فعال کا ٹھیک مطلب
سمجھنے مین صرف اُنھین لوگون کو دقت پڑتی ہے جو اُس مصمم قوت ارادی
(ایشور) کو نہین جانتے ہین۔ جو ایوولیوشن (ترقی) کے واسطے کام
کر رہی ہے۔ اُسکو سمجھنا ویسا ہی مشکل ہے۔ جیسا کہ انسانی زندگی کا۔
کیونکہ ایشور دونون مین ہے۔

ساتوان باب

شرادھ

ہندو لڑکے اکثر سوال کرتے ہین کہ شرادھ کرنے سے کیا فائدہ ہے۔ ہم کیون شرادھ کرین۔ اس کتاب مین ان سوالون کا بھی جواب دینا مناسب ہوگا۔

اول یہ ذہن نشین کرلینا اچھا ہوگا کہ جو روحین (جیو) اس دنیا سے گذر کر دوسری دنیاون کو چلی گئی ہین۔ اُنکو مدد دینے کا طریقہ سب جگہ جاری ہے یہان تک کہ وحشی قومون نے بھی اس فرض کے خیال کو نہین چھوڑا ہے۔ وہ اپنے بھونڈے طریقہ مین اس فرض کو یون ادا کرتے ہین کہ وہ یا تو مردہ جسم کے ساتھ اُسکی قیمتی چیزین اور ہتھیار دفن کر دیتے ہین۔ یا اُسکے گھوڑے یا کتے کو جسکو وہ عزیز

رکھتا تھا اُسی وقت مار ڈالتے ہین - اُنکا خیال یہ ہے کہ یہ چیزین مرنیوالے کے ساتھ جاتی ہین اور وہان اُسکا وہی کام کرتی ہین - جو اس دنیا مین شایستہ قومون مین یہ فرض زیادہ معقول اور موثر طریقہ مین انجام دیا جاتا ہے - یعنی اُسکے واسطے رسوم مقرر کئے ہین دعائین پڑھتے ہین اور منتر جسمین خاص قسم کی طاقت ہوتی ہے استعمال کیے جاتے ہین -

آتش پرست ہمیشہ مردے کے واسطے دعائین پڑھتے ہین اُسکے ساتھ غلہ و کپڑہ وغیرہ بھی تقسیم کیا جاتا ہے لیکن اس تقسیم کے جو اصلی اغراض تھے وہ اب نظر انداز ہوگئے ہین - یہ چیزین تو صرف اُسی کو دی جا سکتی ہین جو مادی جسم رکھتا ہے اور جس نے مادی جسم چھوڑ دیا ہے اُسکے واسطے یہ چیزین بالکل بیکار ہین - پرانا رواج یہ تھا کہ مردون کے واسطے دعا کرنے کے وقت اُسکی یادگار مین ہر قسم کی کارآمد چیزین تقسیم کی جاتی تھین - اُسکا منشا یہ تھا کہ مرنے والے کے عزیز و اقارب کے ساتھ وہ لوگ بھی شریک ہون جو یہ چیزین پاتے ہین اور چونکہ وہ ان چیزون کے پانے کی وجہ سے ممنون و مشکور ہوتے ہین - اس لیے وہ بھی مرنے والے کے عزیز و اقارب کے ساتھ ملکر اُسکے واسطے نیک خیالات پیدا

کرتے ہین - جو دوسری دنیا مین جاکر مرنے کو بہشت مین مدد دیتے ہین - بودھ
مت والون مین بھی اس قسم کے رسوم پائے جاتے ہین - اور حال مین
جاپان کے شنتو بودھ لوگون نے ان لوگون کے واسطے جو جاپان
اور روس کی لڑائی مین مارے گئے - دعا مانگنے کی غرض سے جو جماعت
کی تھی اُسمین امیر البحر ٹوگو نے نہایت محبت اور شکرگذاری کے لہجہ مین
شہیدان جنگ کا ذکر کیا - اُنکو کامل یقین تھا کہ اُنکے محبت بھرے ہوئے
خیالات اُن لوگون کو دوسری دنیا مین مدد دین گے -

کٹر پروٹسٹنٹون کو چھوڑ کر بقیہ کل عیسائی فرقون مین مردون کے
واسطے دعائین مانگی جاتی ہین - اُسکے واسطے رسمین معین ہین یونان
اور روم کے عیسائیون مین جو پرانے عیسائی مذہب کے قائم مقام ہین
مردون کے واسطے اس قسم کی رسمین ہوتی ہین جنکو ماس (mass)
کہتے ہین - یہ ہو بہو بالکل ہندوؤن کے شرادھ کی طرح پر ہوتے ہین -
وہان خاص طاقت کے الفاظ اور اشارات سے کام لیا جاتا ہے اور
روٹی پانی شراب استعمال کی جاتی ہے - چرچ آف انگلینڈ کے ایک فرقہ
نے جسکو ہائی چرچ High church کا فرقہ کہتے ہین - اس

قابل تعظیم اور مفید رسم کو قائم رکھا ہے لیکن دوسرے فرقے والے جو لو چرچ Low-church کا فرقہ کہتے ہین - اس رسم کو محض اعتقادی کہتے ہین - Non-Conformist فرقہ کے لوگ بھی Low-church والون سے اتفاق کرتے ہین اور ان رسمون کو محض فضول خیال کرتے ہین - یہ آخر الذکر فرقون کے خیالات اُس مقابلے کا نتیجہ ہین جو زمانہ حال کے ناواقف لوگون نے عالم باطن کے واقعات کے خلاف کیا ہے لیکن یہ مقابلہ اب رفتہ رفتہ کم ہوتا جاتا ہے -

ہندوؤن کا شرادھ بھی اس قسم کی ایک رسم ہے لیکن فرق اتنا ہے کہ شرادھ ایک مسلسل اور مکمل رسم ہے اور دوسرے مذہبون کی رسمین اسقدر کامل نہین ہین - افسوس کا مقام یہ ہے کہ اکثر ہندو اپنے رسومات کے اصل اصول کو نہین جانتے ہین اور جب اُنکے ذہین بچے اس قسم کے سوال کر بیٹھتے ہین تو وہ اُنکا کافی جواب نہین دے سکتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بچے اپنے مذہب کے معقولیت پر شک کرنے لگتے ہین -

اب ہم کو اس امر کے سمجھنے کی کوشش کرنا چاہیے کہ مرنے کے

بعد انسان کی کیا حالت ہوتی ہے - کیونکہ جب ہم یہ سمجھ جائین گے تو ہمکو
اس امر کے سمجھنے مین کچھ دقت نہین ہوگی کہ شرادھ کہان تک عقل کے
مطابق ہے اور اُس سے کیا فائدہ ہے -

جب انسان مرتا ہے تو وہ مادی جسم سے علیحدہ ہوتا ہے اس
جسم کو ان مے کوش کہتے ہین - یہ ان یعنی غلہ سے بنتا ہے - بقیہ چار جسم
اُسکے باقی رہتے ہین اور اس مادی جسم کو چھوڑنے کے بعد اُسکا باہری
جسم پران مے کوش ہوتا ہے - یہ جسم اُن قوتون کا بنا ہوا ہوتا ہے جن کو
مجموعی طور سے پران کہتے ہین اور جن کی وجہ سے انسان کی زندگی
قائم رہتی ہے - یہ پران یا قوتین اس دنیا کے نہایت ہی رکیک مادی مین
کام کرتی ہین - اُس مادے کو حال کی سائنس مین ایتھر کہتے ہین - اسوجہ سے
اس جسم کا نام انگریزی زبان مین Ethereal body یا Etheric double
(ایتھری لطیف یا لطیف جسم) رکھا گیا ہے - انسان
اس جسم مین عرصہ تک نہین رہتا ہے کیونکہ یہ جسم بھی اسی دنیا کے مادے
کا بنا ہوا ہوتا ہے اور وہ انسان کو ایک مین ... لیے پکڑتا ہے
جہان وہ اپنے مادی جسم مین رہ کر جایا کرتا تھا - ہندوؤن مین مرنے کے بعد

جاتے ہین۔ یہ طریقہ نہایت عمدہ ہے کیونکہ اگر مردہ جلادیا جاتا ہے تو
مذکورہ بالا لطیف جسم یا پران سے کوش بہت جلد شکست ہو جاتا ہے۔
ایک ہی حالت اسمین دیر ہونے کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ جب انسان دنیاوی
چیزون کی جانب بہت زیادہ مائل ہوتا ہے تو اُسکی محبت اُسکو اُن چیزون
کی طرف کھینچتی ہے اور وہ چاہتا ہے کہ مین اُنھین مین رہون۔ اس لیے
وہ بہت زور مارتا ہے کہ اُسکا یہ جسم قائم رہے۔ ایسے شخص کے پران
سے کوش شکست ہونے مین کسیقدر دیر لگتی ہے۔ لیکن جب مردہ جسم گاڑ
دیے جاتے ہین تو اُس حالت مین پران سے کوش بہت دیر مین شکست ہوتا
ہے۔ اس حالت مین عموماً اُتنی ہی دیر لگتی ہے جتنی کہ کثیف یا مادی
جسم ... گلنے مین لگتی ہے۔ پران سے کوش (لطیف جسم) کے
شکست ہونے کے بعد جو باہری جسم ہوتا ہے اُسکو منومے کوش کہتے
ہین۔ یہ انسان کے خیالات خواہشات جذبات نفسانی اور جوشش
دل کا بنا ہوتا ہے۔ اس جسم کے مذکورہ بالا مادے کی از سر نو ترتیب کیجاتی
ہے۔ جو کثیف مادہ ہوتا ہے یعنی جو خیالات اور خواہشات بالکل
دنیاوی چیزون سے متعلق ہین۔ اور خود غرضی کی وجہ سے پیدا ہوئے

ہین وہ اوپر رکھے جاتے ہین - اس طرح پر جو جسم طیار ہوتا ہے اُسکو کام روپ کہتے ہین - جب تک انسان اس کام روپ مین رہتا ہے اُسکو پریت کہتے ہین - اور وہ پریت لوک مین رہتا ہے اس جسم کے شکست ہوجانے کے بعد جو جسم رہجاتا ہے اُسکو منومے کوش کہتے ہین اِس نوبت پر انسان پتر کے درجہ مین شمار ہونے لگتا ہے اور وہ پتری لوک مین رہتا ہے کچھ عرصے کے بعد یہ جسم بھی شکست ہوجاتا ہے اور شکست ہونے پر جو جسم رہ جاتا ہے وہ منومے کوش کے از حد رکیک اجزا سے بنا ہوا ہوتا ہے - اِس حالت مین انسان سورگ لوک یعنی بہشت مین پہونچتا ہے - جب انسان سورگ لوک مین پہونچتا ہے - تب شرادھ سے اُسکو کوئی فائدہ نہین پہونچ سکتا ہی

آٹھوان باب

شرادھ

یہ بیان ہو چکا ہے کہ موت کے وقت انسان اپنے مادی جسم ان مے کوش کو چھوڑ کر بقیہ چار جسمون مین رہتا ہے۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ اُس جسم کا جسکو چھوڑ کر انسان چلا جاتا ہے کیا کیا جاتا ہے۔ مرنے کے بعد اِس جسم کو نہلاتے ہین اور اُسکو کپڑے مین لپیٹ کر مردہ جلانے کے گھاٹ پر لیجاتے ہین اور راستہ مین جتنے لوگ مردہ کے ساتھ جاتے ہین۔ باآواز بلند رام رام سیتا رام کہتے جاتے ہین۔ یہ سب کو معلوم ہے کہ جب آواز مُنھ سے نکلتی ہے تو ہوا مین ایک قسم کی لہرین پیدا ہوتی ہین اور اور ان لہرون کے ذریعہ سے ایک شخص کے مُنھ کی آواز دوسرے کے کانون مین پہونچتی ہے۔ رام رام سیتا رام مردہ کے ساتھ اِس لیے

کہا جاتا ہے کہ اِس متبرک نام کو بآواز بلند لینے سے ہوا مین لہرین
پیدا ہون جو مردہ جسم کے گرد بطور محافظ کے کام کرین گھاٹ پر جو رسمین
ادا کی جاتی ہین اُنمین متبرک منتر پڑھے جاتے ہین۔ جنکے ذریعہ سے جانے
والی روح سے مخاطب ہو کر یہ کہا جاتا ہے کہ اب تم قدیم راستہ پر جاؤ جہان
تمہارے اور مورث گئے ہین۔ اب تم اس بیکار جسم کے پاس جسکو تم نے
علیحدہ کر دیا ہے مت ٹھہرو۔ ان منترون سے بھی ارد گرد کی ہوا ایسی
طاقتور لہرون سے بھر جاتی ہے جو اُسکی حفاظت کرتے ہین اور اُسکے
دل مین سکون پیدا کر دیتے ہین۔ جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پران مے کوش
یعنی لطیف جسم ڈھیلا ہو کر بالکل شکست ہو جاتا ہے اور اُسکا باہر
جسم منومی کوش رہجاتا ہے۔ اُسکے بعد اُسکو وہ سب عمل برداشت
کرنا ہوتے ہین۔ جن سے وہ دنیاوی آلایش سے پاک کیا جاتا ہے یعنی
اِس نوبت پر وہ پریت کے درجہ مین ہے اور اُسکا مسکن پریت لوک ہے
مگر اس دنیا مین اُسنے نیکی کی زندگی نہین بسر کی ہے تو جو تجربات اُسکو
پریت لوک مین ہون گے وہ تکلیف دہ اور پریشان کرنیوالے ہون گے
اُسوقت کے واسطے جو شرادھ کیا جاتا ہے اُسکو اکوڈسٹ شرادھ

کہتے ہین - ان شرادھون کے ذریعہ سے جانے والی اروح کو دو طرح پر مدد ہوتی ہے ایک تو اُسکو منوے کوش کے اجزا کو از سرِ نو ترتیب دینے مین مدد ملتی ہے - یہ ترتیب اس طرح پر ہوتی ہے کہ اُس جسم کے کثیف اجزا باہری سطح پر لائے جاتے ہین تاکہ وہ بہت جلد خارج کیے جا سکین اور دوسرے ان اجزا کے خارج کرنے مین مدد ہوتی ہے - اُسوقت جو منتر پڑھے جاتے ہین اُسکا یہ مطلب ہے کہ وہ پاک ہو جائین - ان منترون کے ذریعہ سے ہمارے گرد کے لطیف مادہ مین ایسی لہرین پیدا ہوتی ہین جو پریت کے جسم سے جاکر ٹکراتے ہین اور اس طرح پر پریت کا جسم جلد شکست ہو جاتا ہے - منتر پڑھکر جو پانی ڈالا جاتا ہے اُسمین ایک مقناطیسی قوت پیدا ہو جاتی ہے - جس سے ایک قسم کی مقناطیسی مدد پریت کو اپنا جسم شکست کرنے مین ملتی ہے - پریت اپنے اُن عزیزون اور رشتہ دارون کے پاس آتا ہے جو اُسکو اس طرح پر مدد دیتے ہین اور اُنکے ہمدردانہ خیالات کو اور اس قسم کے کام کو جو وہ روح کو پریت کے جسم سے آزاد کرنے کے واسطے کرتے ہین - دیکھکر خوش ہوتا ہے اور اپنے ارادہ کو مضبوط کرتا ہے - یہ رسم ایک سال تک ادا کیجاتی ہے -

ان رسوم کے آخری رسم کا نام سپنڈی کرن ہے۔ اس رسم کے
ادا ہونے کے بعد پریت اپنے جسم کو چھوڑ کر پتر لوک مین شامل ہوتا ہے
اور اُسکا مسکن پتری لوک ہوجاتا ہے۔ اُس رسم کے ادا کرنے کا طریقہ
یہ ہے کہ مٹی کے پیالون مین پانی اور خوشبودار چیزین اور تل بھر رکھتے ہین
اور پیالون مین منتر پڑھ کر پانی ڈال لیتے ہین اور چونکہ پریت کا منوے کوش
اسقدر صاف ہوجاتا ہے کہ وہ اور زیادہ لطیف مادہ مین جا سکے اس
لیے وہ پتر لوک مین چلا جاتا ہے یہان بھی اُسکے عزیز اقارب اور دوست
واحباب اُسکو مدد پہونچا سکتے ہین جس سے اُسکے منوے کوش کی اور
زیادہ صفائی ہوسکے۔ یہان تک کہ اُسکے منوے کوش مین کوئی چیز ایسی
نہ رہجائے جو اُسکے ساتھ سورگ لوک مین نہ جا سکے۔ مذکورہ بالا رسوم کے
ادا کرنے کے ساتھ برہمنون کو کھلایا جاتا ہے۔ اور دوسرے قسم کی خیرات
بھی کیجاتی ہے۔ اسکی غرض یہ ہے کہ وہ لوگ بھی میران خاندان کے
ساتھ ملکر اُس روح کے واسطے دعا کرین اور اُسکو مدد پہونچائین۔ اسیوجہ
سے اصرار کیا گیا ہے کہ ان موقعون پر پڑھے اور عالم لوگون کو کھلانا چاہیے
کیونکہ جو لوگ جاہل ہین اور موت کے بعد کی حالتون سے بالکل ناواقف ہین

وہ اپنے خیالات اور اپنے ارادوں کو ٹھیک طور سے کام میں نہیں لا سکتے ہیں - اسلیے وہ کوئی موثر مدد نہیں پہونچا سکتے مہابھارت میں حکم ہے کہ ان موقعوں پر صرف ایسے لوگوں کو بلانا چاہیے جو وید دھرم شاستر پران - بھاس اور ودیا کرن کے قواعد کو بخوبی سمجھتے ہیں - جو شاستروں کے اصولوں پر پورے طور سے عمل کرتے ہیں، موکش کی ودیا کو بخوبی جانتے ہیں - اور جو ست ورتی گ کے پیلی ہیں - ہوشیار آدمی کو چاہیے کہ سرادھ میں بلانے سے قبل وہ ان برہمنوں کا جنکو وہ بلانا چاہتا ہے امتحان لے لے - (انوشاسن پرو)

شرادھ کے متعلق جو رسوم ہیں وہ مذکورہ بالا خیالات پر مبنی ہیں علم باطن (گپت ودیا) کے جملہ ماہرین ان خیالات کو صحیح جانتے ہیں انکا غرض جیسا اوپر بیان ہوا ہے یہی ہے - کہ اُسکے ذریعہ سے پس ماندگان اُن روحوں کو مدد پہونچائیں جنھوں نے دوسری دنیا کا عزم سفر کیا ہے تاکہ وہ سب سورگ لوک میں جلد پہونچ جائیں -

یاد رکھنا چاہیے کہ جو لوگ اس دنیا میں ان رسموں کو دیکھنے کے

عادی تھے اور امید کرتے تھے کہ مرنے پہ اُنکو بھی اسی قسم کی مدد دی جائیگی۔ اگر مرنے کے بعد اُنکو امید کی ہوئی مدد نہین ملیگی۔ تو وہ مغموم اور مایوس ہون گے۔

واضح رہے کہ ہمارے دوست جو دوسری دنیا کو چلے گئے ہین وہ ہمارے خیالات اور محسوسات کو جانتے ہین اور اُنپر اُن کا اثر پڑتا ہے۔ پس ہمکو ضرور اُنکی واجب مدد کرنا چاہیے۔ اور جب وہ پریت لوک سے نکل کر پتری لوک مین پہونچین گے تو وہ بھی اُسکے عوض مین ہمکو مدد دین گے۔

نوان باب

ہندو مذہب سائنٹیفکٹ مذہب ہے

(اس باب مین اور بعد کے بابون مین یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ہندو مذہب کے کل مسائل کی تصدیق زمانہ حال کے سائنس کے تجربات اور مشاہدات سے ہو رہی ہے۔ پس ہندو مذہب اور سائنس مین کوئی اختلاف نہین ہے۔ جیسا کہ عوام کا خیال ہے۔ مترجم)

یورپ مین سولھوین صدی سے جو لڑائی سائنس اور مذہب کے درمیان چل رہی ہے اُسمین مذہب روز بروز شکست کھاتا جاتا تھا۔ لیکن حال مین اُسکو ایک روحانی قوت ملی ہے۔ جسکو تھیاسوفی کے نام سے موسوم کرتے ہین۔ تھیاسوفی نے اُن اصولون اور سچائیون کو پھر سے ظاہر کیا ہے۔ جنکو لوگ بھول گئے تھے اور اس طرح پر اُس نے مذہب کو

طاقت پہونچائی ہے اور سائنس کی آنکھ کھول دی کہ ابھی اُس کو
نئے نئے خطون مین فتح حاصل کرنا ہے۔ ابتدائی زمانے مین مغرب مین
علم باطن (گپت ودیا) کے جاننے والون کو بدنام کیا گیا کہ وہ کافر اور
دھوکے باز ہین اور اُنکو نکال باہر کرنے کی کوشش کی گئی۔ اِس کا
نتیجہ یہ ہوا کہ مغربی مذہب محض کتابون مین رہ گیا۔ جسکو دوسرے الفاظ
مین یون کہہ سکتے ہین کہ مذہب کا صرف جسم ہی جسم رہ گیا اور جان نکل
گئی۔ یہ مردہ مذہب سائنس کے حملون کو دفع کرنے کی تاب نہ لا سکا
کیونکہ سائنس کے اصول صریحی واقعات پر مبنی تھے اور سائنس والے
حقیقت کے دریافت کرنے مین سرگرمی کے ساتھ کوشش کرتے تھے
(اس لیے سائنس مین جان تھی) اس زمانہ مین حکما کا ایک فرقہ پیدا
ہوگیا تھا۔ جو Gnostics کے نام سے مشہور تھا۔ عیسائی لوگ
ان سے نفرت کرتے تھے اور اُنکی ترقی سے ڈرتے تھے۔ اِس سے
انھون نے اپنے یہان عقیدہ کو عقل پر ترجیح دی اور خیال پھیلایا
کہ مذہب مین عقل اور دلیل کی گنجایش نہین ہے۔ یہان صرف
اندھے عقیدے کا کام ہے۔ جو بتایا جائے اُسی کو مان لینا چاہیے

کیونکہ اُنکا مذہب مردہ ہو گیا تھا۔ وہ لوگ اپنے مذہب کے اصولون کو
نہین جانتے تھے اِس لیے وہ ڈرتے تھے کہ وہ عقل کے سوالون کا
جواب نہین دے سکین گے۔ اِس سے مذہب مین خرابی پیدا ہو جائیگی
اسکے بعد مور لوگون نے یورپ کو فتح کیا۔ ان سے بھی عیسائی نفرت
کرتے تھے اسوجہ سے مذکورہ بالا خیالات کو اور بھی تقویت ہوئی لیکن
ان خیالات کا نتیجہ یہ ہوا کہ عقلمند اور ہوشیار عیسائیون کے دلون مین
عیسائی مذہب کی وقعت جاتی رہی۔ اسکے ساتھ ساتھ لوگون کے دلونمین
ان مظالم کی تکلیف دہ یاد تازہ تھی جو مذہب کی آڑ مین کیئے جاتی تھی۔ سائنس
نے اسکا فائدہ اُٹھایا۔ اور اُن مذہبی احکام کے خلاف جن کی نسبت کسیکو
چون وچرا کرنے کی اجازت نہ تھی۔ اپنے جدید دریافت شدہ مسائل
کی شہرت کرنا شروع کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اِس قسم کے بہت سے مذہبی احکام
سائنس کے حملون کے سامنے نہ کھڑے ہو سکے اور نظرون سے غائب
ہو گئے لیکن بہت سے اعلی درجہ کی تعلیم مین تبدیل ہو گئے۔ جو آئین
پہلے مستند مانی جاتی تھین اُنکی وقعت رفتہ رفتہ کم ہوتی گئی اور
اُنکے بجائے عالم بالا کے مشاہدات و تجربات سے کام لیا جانے لگا

غرضکہ اب پُرانے زمانے کی تنگ خیالی کے بجاے آزادانہ خیالی
پیدا ہو رہی ہے۔ زمانہ حال مین عقل کی فتح ہے اور دنیا کے مختلف
مذہبون سے باواز بلند یہ کہا جاتا ہے کہ وہ ثابت کرین کہ اُنکا قائم رہنا
جائز ہے اور یہ کہ وہ اعلی درجہ کی شایستہ اور سائنس کے مطابق عمل
کرنے والی قومون کے خیالات کی رہنمائی کر سکتے ہین۔ عیسائی مذہب
کو مغربی ملکون مین یہ امتحان دینا ہے۔ اور مشرقی ممالک مین ہندو مذہب
بودھ مذہب و اسلام کو اس امتحان مین پورا اُترنا ہے۔ مذہب کبھی
نہین مرتا ہے لیکن مختلف مذاہب مرتے ہین اور مرین گے۔ جس
مذہب مین یہ قوت نہین کہ وہ اپنی حالت تبدیل شدہ حالات کے موافق
بنا سکے اُسمین جان نہین ہے۔ کیونکہ جب تک جسم زندہ رہتا ہی اُسمین
یہ طاقت رہتی ہے کہ وہ حالات کے مطابق اپنے آپ کو کرے اور جب
کسی جسم مین یہ طاقت نہین رہتی ہے تو اُس جسم کو مردہ کہا جاتا ہے۔ یہ
ہی حال مذہب کا ہے۔ اب تمام بڑے مذہبون کے سامنے یہ مسئلہ
درپیش ہے کہ کیا وہ زمانہ حال کے خیالات کا مقابلہ کر سکتے ہین اور آیا
اُسمین اسقدر طاقت موجود ہے کہ وہ اُسکو اپنا رنگ دیکر اپنے اصولون کا

پابند کرالیں۔ اگر انمیں یہ طاقت موجود ہے تو بہتر ورنہ وہ محض سرحدی
تودون کا کام دین گے۔ جیسا کہ آسٹریا۔ یونان اور مصر کے مذہب
دے رہے ہین۔ اس موقع پر یہ لکھنے کی ضرورت نہین ہے کہ آیا عیسائی
مذہب زندہ مذہب ہے اور وہ اپنی زندگی قائم رکھ سکتا ہے یا نہین کیونکہ
گذشتہ نصف صدی مین اُسمین ایسی تیزی کے ساتھ تبدیلیان واقع ہوئی
ہین جنکی وجہ سے وہ اصول قائم رہ گئے جو پندرہ سو برس کی جنگ و
جدل اور خونریزی کے بعد قائم ہوے تھے۔ اس موقع پر ہمکو ذیل کے
امور پر غور کرنا ہے۔

آیا ہندو مذہب مین یہ طاقت موجود ہے یا نہین؟ آیا وہ
ہندوستانی زندگی کا رہنما رہ سکتا ہے جیسا کہ وہ ہزارون بلکہ لاکھون
برس سے ہے۔ زیادہ جدید ہندوستان کے واسطے جسمین نئی نئی
قوتین آگئی ہین اور جسمین مغربی خیالات سما گئے ہین۔ قدیم ہندوستان
کے (جبکہ رشیون۔ منیون۔ جوگیون۔ چھتریون اور پرا اوپکاریون کا
زمانہ تھا) اصولون اور سچائیون کو قائم رکھ سکتا ہے۔ مجکو پورا
یقین ہے کہ ہندو مذہب مین یہ طاقت موجود ہے وہ ہندوستانیون کے

دلون پر قابو حاصل کر سکتا ہے اور مثل سابق کے آئندہ بھی ہندوستانی
زندگی کا رہنما قائم رہ سکتا ہے۔ اُسمین خیالات کی تحریک کرنے اور
نفسانی جذبات کو روکنے کی طاقت ہے۔ چونکہ اُسکی بنیاد علم اور عقل پر
ہے پس اگر عقل مین ترقی ہو تو اُس سے اُسکو خوف کرنے کی ضرورت
نہین ہے۔ چونکہ وہ علم روحانیت مین کمال حاصل کر چکا ہے اس لیے
وہ روح کے دقیق سے دقیق سوالون کا جواب دے سکتا ہے۔
خلاصہ یہ ہے کہ عقل (بدھی) کی ترقی اور فتح سے اُسکو کسی قسم کا
اندیشہ نہین ہو سکتا بلکہ ہر قسم کی امید قائم ہو سکتی ہے۔

اب ہم یہ دکھائینگے کہ ہندو مذہب کے زمانہ سابق کے اصول
اور مسائل سے کہان تک مذکورہ بالا بیانات کی صحت ہوتی ہے۔
ہندو مذہب کی بنیاد علم باطن (گپت ودیا) کے جاننے والون نے
ڈالی تھی۔ یہ لوگ قدرت کے مختلف مظاہر سے اور اُسکے کثیف اور
لطیف دنیاؤن کے حالات سے بخوبی واقف تھے۔ یہ اعلیٰ قابلیت
اور واقفیت کے بزرگ مادی زمین کو اور اُسکے پرے جو لطیف دنیائین
ہین اُنکو اور ساتون بڑے لوکون اور اُنکے مختلف باشندون کو

اس طرح جانتے تھے۔ جس طرح عام لوگ اُن چیزون کو جانتے ہین۔
جو روزمرہ اُنکی نظرون کے سامنے گذرتی ہین۔ اس لیے وہ اُنکا بیان
صاف صاف اور صراحت کے ساتھ کرسکتے تھے۔ اس زمانہ مین بھی
لوگ ایسا کرسکتے ہین۔ لیکن یہ وہی لوگ ہین جو اپنے لطیف جسم یعنی
سوکھشم شریر مین کام کرسکتے ہین۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بزرگ اس زمانہ کے
معمولی لوگون کی طرح غلطیان نہین کرتے تھے۔ مثال کے لیے
علم طبقات ارض Geology کے جدید دریافت کیے ہوے
حالات کو لیجیے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین کرورون برس سے
قائم ہے اور انسان کی نسل بہت قدیم ہے۔ خیال کیجیے تو ان واقعات سے
ہندو مذہب کے مسائل کی تائید ہوتی ہے۔ کیونکہ باوجود یہودیون کے
اصرار کے کہ زمین اور انسان کی عمر صرف چھ ہزار سال ہے اور اس سے
ہندو مذہب کی بھی یہی عمر ہے۔ ہندو مذہب اپنے پرانے عقیدون پر
قائم رہا اور وہ اس امر کے متعلق یہی تعلیم دیتا رہا کہ یہ سلسلہ لامحدود زمانہ
سے چلا آتا ہے۔ اسمین زمانہ کا بیان یون کیا گیا ہے کہ چار جُگ
ہوتے ہین جو کرورون سال کے ہوتے ہین۔ کلپ چار ارب

تیس کروڑ سال کے ہوتے ہین - اور ظہور کا زمانہ جسکو برہما کا دن کہتے
ہین - کتیس پدم دس کھرب چار ارب سال کا ہوتا ہے - لارڈ کیلون
Lord Kelvin نے یہ مشتہر کیا کہ سورج مین صرف دس
کروڑ سال تک گرمی رہ سکتی ہے لیکن اسپر بھی ہندو مذہب اپنے
پُرانے عقیدے پر جو اسکو زمانہ گذشتہ کے کامل منجمون سے ملا تھا
ڈٹا رہا - اُسکے مطابق سورج مین ایک کلپ ور برہما کے ایک دن
تک گرمی رہنا چاہیے - اور اب ہم دیکھتے ہین کہ علم کی ترقی کے ساتھ
سورج کی عمر کا زمانہ بھی بڑہتا جاتا ہے - یہان تک کہ اب سورج کی عمر لارڈ
کیلون (Lord Kelvin) کی ظاہر کی ہوئی عمر سے پچاس گنی
زائد بتائی جاتی ہے - اِس سے صاف ظاہر ہے کہ ہندو مذہب مین
جو زمانہ کے لامحدود دورون کی تعلیم دی گئی تھی - وہ صحیح ہے - ناواقف
لوگ ان اعداد کو سُن کر ہنستے تھے - لیکن سچ پوچھیے تو علم کی ترقی سے
اس معاملہ مین اُنھین کی کرکری ہوئی اور ہندو مذہب کے عقیدہ کا
جھنڈا بلند ہوا -

دسواں باب

ہندو مذہب سائنٹیفک مذہب ہے

(اس باب مین سائنس کی اصطلاحین بہت استعمال کی گئی ہین۔ اِس سے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسکا ماحصل عام فہم الفاظ مین مختصر طور پر لکھدیا جائے۔ اسمین بحث یہ ہے کہ آیا وہ طاقت جسکے ذریعہ سے انسان مختلف کام کرتا ہے اور جسکو جان کہتے ہین۔ مادی ہے یا روحانی۔ شروع مین سائنس جان کو مادی مانتی تھی اور کہتی تھی کہ انسانی جسم کے مختلف اعضا جو مختلف کام کرتے ہین اُسی کا نتیجہ جان ہے لیکن سائنس کے حال کے تجربون سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انسان کے جسم کے مختلف اعضا خود نہین بن گئے۔ بلکہ جو کام وہ اب دیتے ہین اُس کام کو کرتے کرتے وہ اعضا بنے ہین۔ اِس سے نتیجہ نکلتا ہے

کہ کوئی طاقت ایسی ہے جو جسم انسانی کے باہر ہے اور جو کام کرا کے
انسانی جسم مین مختلف اعضا بناتی ہے۔ یہ طاقت روح ہے اور یہی وہ
مختلف کام کراتی ہے جس سے مختلف اعضا بنتے ہین۔ پس جان روح کا
ایک جزو ہے۔ یہی بات ہندو مذہب مین سکھائی گئی ہے۔ مترجم)

گذشتہ اُنیسوین صدی کے پچھلے پچیس سال کے زمانہ مین سائنس
کی یہ بحث تھی کہ علم روح (Psychology) کی بنیاد علم ترکیب
اجسام حیوانات و نباتات Physiology پر ہے۔ کیونکہ
خیال اور جان (جو روح کے کام ہین) مادہ کی چند خاص ترتیبون کے
نتیجے ہین اور وہ جسمانی حالتون سے پیدا ہوتے ہین Karl Vogt
کا قول ہے "دماغ سے خیال اُسی طرح پیدا ہوتا ہے جس طرح جگر سے
صفرا پیدا ہوتا ہے"۔ Virchow کا قول ہے "میرے خیال
مین Physiology کے ہر معقول اُستاد کو بشرطیکہ وہ یہ
مانتا ہو کہ جان شروع سے نہین ہے بلکہ پیدا کی گئی ہے۔ یہ ماننا پڑیگا
کہ جان کیمیائی اور طبیعی قوتون کے خاص اجتماع کا نتیجہ ہے Haeckel
کا بیان ہے کہ جان کا تعلق جسم کے اجزا کی کسی خاص ترتیب سے نہین ہے

ہم پاک ہو جاتے ہین۔ جسکو یہ محسوس ہو کہ اُسکا دل خشک ہی
وہ راماین کے چشمے سے پانی پی کر تر ہو۔ جو شخص کسی عزیز چیز کے
کھو جانے کی وجہ سے مغموم ہو تو راماین پڑہنے سے اُس کا غم دور
ہو جاے گا اور اُسکو معلوم ہو گا کہ تمام قدرت اُس کے ساتھ
ہمدردی کر رہی ہے۔ جس نے بہت محنت کی ہے وہ اُسکو پڑہکر
آرام حاصل کرے۔ انسان ہمیشہ کام نہین کر سکتا ہے اُس کو
ضرورت ہے کہ ہر سال آرام کرے اور اُن جاری چشمون کے
پاس جاکر اپنے آپ کو تازہ کرے جنمین دایمی تازگی کا خزانہ ہے
یہ چشمے ہمکو بجز اپنی نسل کے گہوارے کے اور کہان مل سکتے ہین
یہ اُن متبرک پہاڑون کی چوٹیون پر مل سکتے ہین جہان سے ایک
جانب تو گنگا اور انڈس نکلی ہے اور دوسری جانب فارس کے
دریا بہتے ہین۔ مغرب مین ہر چیز تنگ ہے۔ یونان ایسا چھوٹا
ہے کہ اُسمین میرا دم گھٹتا ہے۔ Judea اسقدر خشک ہے
کہ وہان مین ہانپنے لگتا ہون۔ اب ایشیا کی جانب اپنی نظر ڈالتا
ہون وہان مجکو ایک ایسی لا محدود نظم ملتی ہے جو بحر ہند کے

برابر وسیلع ہے - یہ ایسی خدائی کتاب ہے جسمین سب سُر ملے ہین
کوئی چیز کان کو کھٹکتی نہین ہے یہان شانتی ہی شانتی ہے اور
اُس لڑائی کے درمیان مین جس کا وہان ذکر ہے ہمکو بے حد سریلی
آوازین سُنائی پڑتی ہین - ایک لاحدود اخوت (سبھے بدّہی)
دکھائی پڑتی ہے جو اپنے احاطہ مین ہر ذی روح چیز کو شامل کرتی
ہے - ایک سمندر نظر آتا ہے جسمین نہ تہ ہے اور نہ جسکا کنارہ ہے
مگر جو محبت - رحم اور شفقت سے بھرا ہوا ہے - مجکو وہ چیز مل گئی جسکی
مجکو تلاش تھی یعنی نیکی کی انجیل - اے عظیم الشان نظم اب مجکو اپنے
آغوش مین لے - اے دودہ کے سمندر مجکو غوطہ لگانے کی اجازت
دے - اس کل نظم کا ابھی حال مین ترجمہ ہوا ہے ابتک اُسکا
کوئی بے ربط حصّہ یا کوئی ایسا قصّہ جو بعد کو ملا دیا گیا ہو اور جو اُسکے
منشا کے بالکل خلاف ہو پڑہکر اُسپر راے قائم کی جاتی تھی - لیکن
اب کل کتاب سامنے ہے - اُسکی عظمت کو دیکھکر یہ بآسانی سمجھ مین
آتا ہے کہ اُس کا آخری مولف کوئی بھی ہو لیکن وہ ہندوستان
کے نشو و نما کا قصّہ ہے اور اُس کے دور و دراز زمانون کا سرمایہ ہے

شاید دو ہزار سال کے عرصہ مین ہندون نے راماین کو اُن اشلوکون
اور راگون مین ظاہر کیا جواب اس نظم مین پاے جاتے ہین - اور
گذشتہ دو ہزار سال سے وہ عام فہم ناٹکون مین کھیل کر دکھاے
جاتے تھے اور اب بھی بڑے بڑے قومی تیوہارون کے موقعون
پر وہ کھیلے جاتے ہین - جو ذیل کی باتون کا بھی ذکر ہے -

وہ محض نظم ہی نظم نہین ہے - وہ ایک قسم کی بائبل ہے
جسمین متبرک روایات کے ساتھ قدرت - سوسائٹی - فنون ہندوستان
کے منظر - سبزہ زار - جانور اور سال کی تبدیلی مع مختلف موسمون بیان کیگئی
ہین جسطرح الیڈ پر راے زنی کیجاتی ہے اس طرح اس نظم پر راے
زنی نہین کی جاسکتی - کیونکہ یونان کی نکتہ چینیون نے ہومر کی
نظمون مین اصلاح دی ہے اور اُسمین تبدیلیان کی ہین لیکن اس
نظم مین اس قسم کی کوئی دست اندازی نہین ہوئی ہے - اس کا
ثبوت یون ملتا ہے کہ اسمین ایک ہی بات بار بار دہرائی گئی
ہے - ایک ہی قسم کے بیانات دو دو تین تین مرتبہ اور کبھی کبھی
اس سے بھی زیادہ مرتبہ تحریر کیے گیے ہین - اس کا پتہ اُن اضافون سے

بھی چلتا ہے جو اُسمین مختلف اوقات مین کئے گئے ہین۔ اس نظم مین ہمکو ایسے پُرانے واقعات ملتے ہین جو ہمکو ہندوستان کے ابتدائی زمانہ کا پتہ دیتے ہین۔ اور ساتھ ہی اسکے ایسی چیزین بھی پائی جاتی ہین جو حال کے زمانہ کی معلوم ہوتی ہین اور اُنمین ایسی مٹھاس اور نزاکت پائی جاتی ہے جس سے یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ اُٹلی کی چیزین ہین اس نظم کی ترتیب مین وہ خوبی نہین پائی جاتی ہے جو مغرب کے انشاپردازی کی تصنیفون مین پائی جاتی ہے کسی نے اُس کی ترتیب دینے کی تکلیف کو گوارہ نہ کیا۔ ہر شخص کا خیال اُسکی وحدت پر گیا گو اُسمین مختلف واقعات بیان کئے گئے ہین اور مختلف سانحون کا ذکر ہے لیکن یہ سب مل کر ایک ایسی موافقت پیدا کرتے ہین جسمین مختلف درجون کے کیا بلکہ مختلف قسمون کے بھی راگ مل کر ایک ہو جاتے ہین۔ جسطرح جنگل اور پہاڑ مین مختلف طرح طرح کے منظر دکھائی دیتے ہین لیکن دیکھنے والا ان مختلف منظرون کو ملا کر مجموعی طور سے ایک جنگل یا پہاڑ دیکھتا ہے وہی حال اس نظم کے پڑھنے والون کا ہے۔ بڑے بڑے درختون کے نیچے چھوٹے چھوٹے درخت

ننھے ننھے پودے اُگے ہوئے ہین اور وہ بڑے درخت اُن پر
اپنے پھول برساتے ہین اور یہ سبزہ زار جان سے ہرابھرا معلوم ہوتا
ہے - بڑے درختون کے اُوپر سیکڑون رنگ اور قسمون کی چڑیان
اُڑ رہی ہین اور اُن پر بیٹھ کر اپنے پر پُھر پُھراتی ہین - لہذا شاخون پر
کودتی پھرتی ہین - اور کبھی کبھی خوش ادا غزال اُنکے نیچے آجاتے ہین
کیا یہ بیان بالکل بے جوڑ اور گڑبڑ ہے - ہرگز نہین - یہ چیزین مختلف
ہین لیکن اُنہین موافقت ہے اس لئے وہ سب مِل کر ایک مجموعی
خوبصورتی پیدا کرتی ہین - شام کے وقت جبکہ سورج اپنی تیز روشنی کو
گنگا مین ٹھنڈا کرتا ہے - جبکہ تمام جاندارون کا شور بند ہو کر سُن سان کا
عالم ہو جاتا ہے اسوقت جنگل کے دامن مین مذکورہ بالا زندگی کا منظر
دکھائی پڑتا ہے جو بہ ظاہر اسقدر مختلف اجزا سے مرکب ہے لیکن وہ
اجزا شفق کے ٹھنڈے سکون مین اسطرح پر اتفاق کے ساتھ ملے ہوئے
ہین کہ سب ایک دوسرے سے محبت کرتے ہین اور سب ملکر ایک
راگ گاتے ہین - ایک مشترک راگ پیدا ہوتا ہے - یہ رامائن ہے -

اُوم شانتی - اُوم شانتی - اُوم شانتی

تھیوزافیکل سوسائٹی کے
متعلق اطلاع عام

غرض تھیوزافیکل سوسائٹی کے قایم ہونے کی یہ ہے
کہ (۱) قائم کیا جاے ایک مرکز یونیورسل برادرہڈ انسانیت کا
بلالحاظ رنگ یا نسل یا استری یا پرش کے یعنی ایک مرکز جس پر
جمع ہو کر کل انسان یہ سمجھین کہ ساری نوع انسان کے فائدے
ایک ہین۔

(۲) تحقیقات کرنا۔ اور تحقیقات مین مدد کرنا۔ آریون اور
دیگر مشرقی قومون کے علوم اور مذاہب اور فلسفون کی اور اُنکی
تحقیقات کے نتائج کو پھیلانا۔

(۳) قدرت اور انسان کی مخفی قوتون کی تحقیقات کرنا اور اُن کے نتائج کو پھیلانا۔

یہ سوسائٹی کسی کے مذہب مین دخل نہین دیتی۔ نہ کسی فرقہ کے علمی رسم ورواج سے کچھہ مطلب رکھتی ہے۔ صرف تحقیقات کرنا اور ہر ایک امر کی آزادانہ بحث کرنا اس کا کام ہے۔ راے کی آزادی کا اس سوسائٹی کے ممبر کو اختیار ہے۔

اس سوسائٹی کے ممبرون کو کسی اُستاد یا گرو کی کوئی خاص بات ماننی فرض نہین ہے اس کا مقولہ یہ ہے کہ "سچ سے بڑا کوئی دہرم نہین ہے"

ہر ایک مذہب اور ہر ایک ملت کے آدمی اِس سوسائٹی مین شامل ہین اور ہر ایک مذہب اور ہر قسم کے علم کی تحقیقات کرتے ہین۔ اس سوسائٹی نے بعد مدت اُس فلسفہ کا ظہور کیا ہے جو مذہب اور دہرم کی علمی بنیاد ثابت کرتا ہے۔ ہر ایک مرد یا عورت جو سوسائٹی کی غرض پورا کرنے مین کسی قسم کی مدد دینا چاہتا ہو اُس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ پریزیڈنٹ تھیوزافیکل سوسائٹی یا کسی برانچ

سوسائٹی کے پریزیڈنٹ یا جنرل سکریٹری کی طرف تھیوزافیکل
سوسائٹی اڈیار مدارس کے پاس درخواست بھیجی جاتی ہے
اگر کوئی نابالغ ہو تو وہ باجازت اپنے ولی جائز کے ممبر ہو سکتا ہے
اور زیادہ حال دریافت سے معلوم ہو سکتا ہے ۔

دفتر مشرق سے یہ کتابیں مل سکتی ہیں

(محصول خریدار کے ذمے رہیگا)

نام کتاب	نام مصنف یا مترجم	قیمت	نام کتاب	نام مصنف یا مترجم	قیمت
الاسلام	علامہ عباسی	سے ر	.	صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر	.
تاریخ اسلام	علامہ عباسی	سے ر	چاہات آبپاشی	مترجمہ حکیم برہم	عہ ر
نشتر سخن	علامہ عباسی	ع ر	سیاحت امیر یا تصویر	حکیم برہم	۸ عہ ر
زاہدا	علامہ عباسی	عہ ر	الشافی	حکیم برہم	۸ ر
المجاہد	علامہ عباسی	عہ ر	کرشن کنور	حکیم برہم	۸ ر
اکٹ لگان نمبر ۲ سنہ ۱۹۰۱ع	مسٹر اجودھیا داس بیرسٹر ایٹ لا	عا ر	چوہے طاعون	حکیم برہم	۲ ر
			طاعونی ٹیکا	حکیم برہم	۲ ر
ارشاد	مولوی قاضی سید	۴ ر	القادر ترجمہ	حکیم برہم	۴ ر
ہستر آنر	عزیز الدین احمد	.	غبطۃ الناظر		

المشتہر

منیجر مشرق گورکھپور